لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیہم رسولا

ایمان و دین کا ذوق ہے مدحت رسولؐ کی — زینہ ہے معرفت کا محبت رسولؐ کی

طاعت ہے کبریا کی اطاعت رسولؐ کی — ہے رہ سلامتی کی شریعت رسولؐ کی

رکھے عزیز دل سے جو سنت رسولؐ کی

حصہ ہے اُس بشر کا شفاعت رسولؐ کی

ھو الذی ارسل رسولہ بالہدیٰ + ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ

تبارک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہ + لیکون للعالمین نذیرا

خزینۃ الاسرار فی محامد سید الابرار

المعروف بہ

دیوان اسرار

جلد اول

مصنفہ واعظ شیریں بیان فصیح اللسان فاضل اجل جناب مولانا مولوی ابو الابرار

محمد اسرار الحق صاحب طوطئ ہند چشتی نظامی قادری رہبکی مہتمم سلمہ اللہ تعالیٰ

حسب فرمایش مداح رسول اللہ جناب خواجہ چراغ احمد شاہ صاحب چشتی صابری سنگوری دام فیضہ

باہتمام خاکسار محمد عبد الصمد

جامع الاسلام پریس دہلی بماہ رمضان ۱۳۳۲ھ طبع ہوا

مسلمانوں کیلئے چند مجرب اور مفید دعائیں

ہم سے اکثر مسلمان بھائی جنکو کوئی دنیوی پریشانی اور کوئی حاجت ضروری درپیش ہوتی ہے اکثر دعا و تعویذ کی خواہش ظاہر کرتے رہتے ہیں۔ ہرچندکہ عملیات و اوعیہ وغیرہ کی بہت سی کتابیں موجود ہیں۔ مگر بعض کو بعض سے ایک خاص خوش عقیدتی ہوتی ہے تو رب العزت اپنے فضل و عنایت اور انکی خلوص نیت کے باعث اُن کی حاجت کو پورا فرمادیتا ہے۔ اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ چند مجربات جو بزرگوں سے پہنچے ہیں اور اکثر اوقات مفید ثابت ہوئے ہیں مع ترکیب درج کردیے جاویں ۔۔

پہلی دعا

اَللّٰهُمَّ اقْذِفْ فِیْ قَلْبِیْ رَجَاءَكَ وَاقْطَعْ رَجَائِیْ عَمَّنْ سِوَاكَ حَتّٰی لَآ اَرْجُوْا اَحَدًا غَیْرَكَ اَللّٰهُمَّ وَمَا ضَعُفَتْ عَنْهُ قُوَّتِیْ وَقَصُرَ عَنْهُ عَمَلِیْ وَلَمْ تَنْتَهِ اِلَيْهِ رَغْبَتِیْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْاَلَتِیْ وَلَمْ یَجْرِ عَلٰی لِسَانِیْ مِمَّآ اَعْطَیْتَ اَحَدًا مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ مِنَ الْیَقِیْنِ فَخُصَّنِیْ بِهٖ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۔

یہ دعا جناب امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں تعلیم فرمائی تھی جبکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سالانہ ایک لاکھ دراہم جناب امام علیہ السلام کے مقرر کیے ہوئے وظیفہ کے پہنچنے میں دیر ہوگئی تھی کہ انہوں نے اس خیال سے کہ اس وظیفہ پر بہت سے حاجتمندوں ضعیفوں مسکینوں یتیموں اور بیواؤں کی پرورش موقوف تھی۔ اپنے داروغہ سے قلم دوات منگاکر امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا۔ مگر معاً اس خیال سے قلم دوات واپس کردی کہ انسان کو اپنی حاجت



نشکر ایاک رب العالمین — قد ھدینا انت ھدی المتقین
نعبد ایاک من فرط الخشوع — بالصلوۃ فی سجود فی رکوع
نصبر فی ہجرک بالاشتیاق — صائما صوم الرزایا والفراق
نقسم الاموال قسما بالزکوۃ — اعطنا رب المنایا بالثبات
حجتی فی الدین جاءت حجتی — یوم نحر الھدی خیر الھدیۃ
نختم یارب حمدک بالختام — انی لا احصی ثناءک بالتمام

صل یاربی علی صدر الرسل
شافع یوم الجزا ھادی السبل

امابعد خادم عاشقان محمدی وخاکپائے سرمستان بادہ سرمدی بندہ چراغ احمد شاہ منگلوری چشتی صابری مداح النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بخدمت شائقین ذکر الہی جل جلالہ ومدح جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عرض پرداز ہے کہ الحمد للہ علی احسانہ واکرامہ یہ وہی دیوان ہدایت عنوان ہے جسکے ہندوستان مین جابجا لوگ متمنی اور مشتاق تھے اور جسکی

اشاعت کے لئے جناب مولانا مولوی محمد اسرالحق صاحب طوطی ہند دام فیضہ مصنف کتاب ہذا سے خاکسار کا مدت سے نہایت اصرار رہا مگر مولانا موصوف کو بوجہ اپنی خوش بیانی کے کہ اطراف ہند مین چہار جانب اہل ایمان مشتاقان وعظ وبیان کھینچتے ہین اسکے باقاعدہ مرتب فرمانیکی فرصت نہین ملتی تھی لیکن بمصداق کل امر مرہون باوقاتہا خداوند کریم کا ہزار ہزار شکر ہی کہ اس سال میمنت مآل ۱۳۳۲ھ نبوی مین شجر سعی بارآور ہوا اور ایکی مرتبہ مولانا موصوف نے کتنی ہی انجمنون اور مدارس اسلامیہ وغیرہ کے جلسونکا جانا بنہایت معذرت کچھ دنون کیلئے موقوف رکھکر خاص طور پر کتاب خزینۃ الاسرار کی ہر دو جلد کی ترتیب کا اہتمام فرمایا جزاہ اللہ خیر الجزا چنانچہ چند روز ہوئے کہ جلد دوم خزینۃ الاسرار جسمین مجموعہ مسدسات کا ہی اس سے قبل باقتضائے ضرورت وکثرت فرمائشات شائع ہوکر نکل چکی اور ناظرین بیتاب نے نہایت قدردانی کے ساتھ لی اب خدا کے فضل سے یہ جلد اول حسب اعلان بصورت دیوان جو مجموعہ غزلیات حمد ونعت کا ردیف وار ہی زیور طبع سے آراستہ ہوکر شائقین کی خدمت مین حاضر ہے۔ اسکے بعد مزید خوشخبری یہ ہے کہ اب چونکہ مولانا ممدوح نے سلسلہ تصنیف وتالیف شروع کردیا ہے اسلئے احقر ونیز دیگر مخلصین نے ارادہ کرلیا ہی کہ انشاء اللہ العزیز آئندہ عنقریب حضرت مولانا کے عجیب وغریب اور دلچسپ بیانات وعظ کو جو مختلف محفلون اور جلسون مین فرماتے رہتے ہین خاص طور پر قلمبند کرکے رسالونکی صورت مین نمبروار شائع کرنے کا التزام کیا جاویگا جس سے تمام دیندار مرد وعورت حضرت موصوف کے پاکیزہ بیانات سے گھر بیٹھے مستفیض ہونگے وہ رسالے جمیع مسلمانون کیلئے عموماً اور شائقین تقریر طلبا و واعظین کے لئے خصوصاً نہایت مفید ہونگے کیونکہ انمین نہایت خوبی اور وضاحت کے ساتھ مختلف عنوانون پر مضامین رنگین بدلائل عقلی ونقلی پھر ہر مناسب موقع پر طرح طرح کی پراثر نظمین ہونگی اور مثنوی شریف مولانا روم علیہ الرحمۃ کے موقعہ موقعہ کے اشعار وحکایات مع ترجمہ وشرح اور بزرگان کرام کے مبارک حالات کا مرتب شدہ ذخیرہ انہین ملیگا۔ جسکو بغور مطالعہ کرنے سے مقررین کی تقریر مین خاص رنگت پیدا ہوجائیگی۔ قدیر مطلق اس مبارک ارادے کو جلد ظہور مین لاوے اور اسکا سامان مہیا فرمادے آمین واللہ المستعان وعلیہ التکلان الملتمس بندہ چراغ احمد شاہ منگلوری عفی عنہ

حصہ اول

غزلیات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیونکر ادا ہو وصف خدائے جلیل کا
اس جا پہ بند مونھ ہی ہر اک قال و قیل کا

پہونچے جو مرغ فکر تری بارگاہ تک
کیا حوصلہ ہے میرے سے عبدِ ذلیل کا

حقا ترا کمال حقیقت ہے لازوال
رستے مین تیکے سر ہی شکستہ دلیل کا

گلگونہ بہار ہے دنیائے ہفت رنگ
خالق ہے لاکلام تو حُسنِ جمیل کا

کیسا حصارِ عرش کہان لامکان ہے
ہے چشم دل سے دور کنگورہ فصیل کا

ممکن نہین کسی سے تری حمد ہو سکے
ہے زہرہ آب آب یہان ہر عقیل کا

حدِ مقررہ سے جو اک بال بھر اوڑے
جلجائے بس جلال سے پر جبرئیل کا

تیرے کرم کے آگے خداوند دوجہان
کیا ہے وجود اپنے متاعِ قلیل کا

اسرار کچھ نہین مجھے اندیشۂ خزان
رکھتا ہون مین بھروسہ خدائے کفیل کا

بیحد ہے کرم مجھپہ خدائے دوجہان کا
کیونکر نہ کرون شکر مین اُس رزق رسان کا

نیرنگی گلزار عیان ہے یہ سراسر
جھونکا ہے بہارون کا کبھی دور خزان کا

ہر دل کی حقیقت سے تو واقف ہی خدایا
اعلم ہے تو ہر عالم غیبی و عیان کا

باتون مین ترے کسکو بھلا چون و چرا ہو
کامون مین ترے دخل نہین وہم و گمان کا

بندون کو گناہون پہ بہت کم ہے پکڑتا
کیا شکر ادا ہو ترے احسان گران کا

گر حکم کرے قہر کے دریا کو الٰہی
بیشک نہ پتہ لگ سکے کشتی جہان کا

بخشا نے مجھے اسرار قناعت کا خزانہ
کیونکر نہ کرون شکر مین اُس رزق رسان کا

بیان ہو وصف کیا اے بانی ہر دو سرا تیرا
نہ منہ میرا ہے اس قابل نہ ثانی دوسرا تیرا

ادا ہو شکر کیا اے مالک ملک قضا تیرا
زبان کام و دہان و قالب و جان و دل مرا تیرا

وہی ہے عرش سے تا فرش یکسان پرتوا تیرا
پری حور و ملائک انس و جان کا ہے پرّا تیرا

عنایت سے ترے تاثیر پیدا ہو گئی لب مین
زبانی دم نہ دین کیون عیسی معجز نما تیرا

ترے ابر کرم سے ہی تو شادابی ہے عالم مین
ہے دریا موجزن رحمت کا جاری برملا تیرا

نہ پہونچی عقل کل تجھکو نہ آیا فہم عاقل مین
بجز وہم و گمان ناگفتنی ہے ماجرا تیرا

نہین ذرہ مجالِ دم زدن فرمان مین تیرے
روان ہے ہر نفس پر حکم بیچون و چرا تیرا

تجلی گاہ وحدت ہے حرم ہو یا کہ بتخانہ
جسے کہتے ہین کثرت ہے وہ حسنِ خودنما تیرا

ٹھکانہ پھر کہان عصیان شعارون کا قیامت مین
نہو مشفق اگر لطف و کرم روز جزا تیرا

ترے بابِ توکل پر قناعت جسکو حاصل ہے
اُسے کافی ہے بس دونون جہان مین آسرا تیرا

ترے حسنِ صفاتی کی صفت اسرار سے کیا ہو
ظہور سارے عالم مین ہے ذاتِ کبریا تیرا

ترے سر مین نکیون سودا ہو گیسوئے محمد کا
دلِ وحشت زدہ ہے شیفتہ روئے محمد کا

گل و سنبل خس و خاشاک گلشن مین سمجھتا ہون — تصور رات دن ہے گیسو و روئے محمدؐ کا
شگفتہ گلشن دین کیون نہ ہو خلفائے حضرت سے — ملا ان چار پھولون سے پتہ کوئے محمدؐ کا
ہوائے گلشن جنت اگر تو دل مین رکھتا ہی — پکڑلے راستہ سیدھا رہِ کوئے محمدؐ کا
رضائے مصطفےٰ مین حق تعالیٰ کی رضا سمجھو — تعالی اللہ زہے رتبہ رضا جوئے محمدؐ کا
زبان پر بلبلون کے نغمۂ صل علےٰ پایا — چمن مین ذکر جب چھیڑا گل روئے محمدؐ کا
ہزارون حسرتون سے خود بخود سینہ سپر پایا — دل شیدا مرا جوشن ہے بازوئے محمدؐ کا
کلیم اللہ سمجھے قول مَا زَاغَ البَصَر اے دل — کرشمہ یہ بھی ہے اک چشم جادوئے محمدؐ کا

دکھاتا ماہ ہے اسرار گھٹ بڑھ کر مجھے عالم
کبھی روئے محمدؐ گاہ ابروئے محمدؐ کا

دل مرا چشم نبی پر آگیا — شکر حق اب موت کا دھڑکا گیا
چہرۂ زیبا کو وہ دکھلا گیا — خواب مین آکر مجھے تڑپا گیا
وہ غریق لجۂ بخشش ہوا + — ابر رحمت جسکے سر پر چھا گیا
اب تو بلوا او خدارا یا نبی — ہجر دل کو گھن کی صورت کھا گیا
مصحف رخ کو جو بھولا آپ کے — اس جہان سے وہ بشر اندھا گیا
فی الحقیقت ہوگیا وہ جنتی — جو یہان سے آپ کا شیدا گیا
چھوڑ اس دنیائے دون کی حرص کو — جو یہان غافل رہا مارا گیا
سر سے میرے تو بتا جوش جنون — کب خیال یار کا سودا گیا

ہوگیا اسرار وہ فخر جہان
کنہ ذات یار کو جو پا گیا +

تصویر پیمبر کا جو نقشہ نہیں دیکھا
عالم کے مرقع کا تماشا نہیں دیکھا

شاہنشہ کونین نہ کیون تجھکو کہون مین
کب ابر کرم سر پہ برستا نہیں دیکھا

اے بحر کرم باغ دو عالم مین کسی نے
مانند ترے گوہر یکتا نہیں دیکھا

لولاک لما حق نے کہا شان مین تیرے
رتبہ یہ نبیون مین کسی کا نہیں دیکھا

بھر دے کہین آنکھون مین مرے خاک مدینہ
ایسا کوئی انداز ہوا کا نہین دیکھا

فرقت مین جو مر جاؤن تو ہے عین سعادت
پر غم ہے یہ دل کو کہ مدینہ نہیں دیکھا

جب عرش پہ پہنچے شہ دین بولے ملائک
ایسا تو کسی کا رخ زیبا نہیں دیکھا

سرگرم طواف آپکے روضے کا ہے کیسا
خورشید سا جلتا ہوا پرزا نہیں دیکھا

خورشید و مہ و انجم و گردون ہے خمیدہ
کس کس کو ترے در پہ جبین سا نہیں دیکھا

معراج کی شب کہتا تھا خلاق دو عالم
حورون سے کہ محبوب ہمارا نہیں دیکھا

ہون قلزم توصیف مین اسرار مین یون غرق
اس بحر سے بہتر کوئی دریا نہیں دیکھا

خود خدا شیدا ہوا ہے آپ کا
وہ جمال دلربا ہے آپ کا

وصف قرآن مین لکھا ہے آپ کا
ذکر ہر جا ہو رہا ہے آپ کا

جتنے گزرے ہین پیمبر پیشتر
مرتبہ سب سے بڑا ہے آپ کا

قبر مین ٹھہرے نہین منکر نکیر
نام جسدم سن لیا ہے آپ کا

ہے اطاعت فرض ہم پر آپ کی
بخشوانا مدعا ہے آپ کا

کہہ نہین سکتا بیان مین بالیقین
پیش حق جو مرتبہ ہے آپ کا

یا شفیع دوسرا اسرار کو

حشر کے دن آسرا ہے آپ کا

چمن مین لالہ و گل جس قدر تھا
ہماری آہ کا ہر اک شجر تھا

مریضِ عشق و الفت کا جہان مین
مسیحا تک نہ کوئی چارہ گر تھا

فلک دن رات گردش کیون نہ کرتا
ترا ہر عضو جب شمس و قمر تھا

عیان زلفون سے تاریکیِ شب تھی
جبین کا نور ہمرنگ سحر تھا

نتھا کچھ انقلابِ دہر کا غم
بلاشک عہد طفلی خوب تر تھا

لحاظِ حال و مستقبل سے جانا
کہ ماضی مین نہ ایسا شور و شر تھا

عبث تھی جستجو اسرار ہر جا
خدا تو اپنے دل مین جلوہ گر تھا

جسے دیکھا وہ دیوانہ پایا
یہان کس کو ترا شیدا نہ پایا

کسی کو ہم نے یان اپنا نہ پایا
جسے پایا وہ بیگانہ پایا +

بڑی ہے شان تیری یا محمدؐ
جہان مین دوسرا تجھسا نہ پایا

بہت گزرے زمانے مین پیمبر
کسی کو تیرا ہم رتبہ نہ پایا

فرشتون نے بہت ڈھونڈھا ولیکن
رسول اللہ کا سایا نہ پایا

عیان ہے ہر طرف تیرا ہی جلوہ
خداوندا تجھے کس جا نہ پایا

رہا وادیِ حیرت مین سدا گم
دیارِ عشق کا رستہ نہ پایا

طفیلِ سرورِ عالم محمدؐ
خدا کے گھر سے ہم نے کیا نہ پایا

مقولہ ہے یہی اسرار سب کا
سرائے دہر کو ویرانہ پایا

ہر طرح جبکہ حشر مین ناچار ہوگیا
میرا وسیلہ احمد مختار ہوگیا

مجھکو کہین پہ سخت اگر کار ہوگیا
اللہ ہر جگہ پہ مددگار ہوگیا

ذوق مئے وصال سے سرشار ہوگیا
شیدا جو تیری زلف کا اے یار ہوگیا

کرتا ہے مدح خلد مدینے کے روبرو
یہ قول ناصحا ترا بے کار ہوگیا

فرقت مین یارسول کرون التماس کیا
اوٹھکر بھی بیٹھنا مجھے دشوار ہوگیا

بخشش خدا نہ ہوگا سوال وجواب کچھ
دربار مین حضور کے گر بار ہوگیا

پرواہ اُسکو حور جنان کی نہین رہی
جسکو جمال پاک کا دیدار ہوگیا

لکھتے ہی مدحتِ دندانِ مصطفے
میرا ہر ایک شعر گہر بار ہوگیا

خدمت مین جلد کیجئے بہر خدا طلب
اسرار اب تو ہند سے بیزار ہوگیا

لب پہ رکھتا ہون نام احمد کا
ہون قدیمی غلام احمد کا

بالیقین ہے وہ رام احمد کا
جس کا ہے وردِ نام احمد کا

وعظ کے ساتھ ساتھ بھی ناصح
کہتا جا کچھ کلام احمد کا

بے اثر وہ بیان ہے جسمین نہ ہو
کوئی جرعہ بھی جام احمد کا

ذکر عشق نبی سے ہوتا ہے
فیض پھیلا کلام احمد کا

روز محشر ہے آس ہمکو بڑی
ہوگا وان اہتمام احمد کا

فرش سے عرش پر گیا دم مین
توسنِ خوش خرام احمد کا

لامکان ہے مکان جو مشہور
ہے وہ عالی مقام احمد کا

ہین مراتب فزون ز حدِ قیاس
عرش ادنےٰ ہے بام احمد کا

خالق دوجہان نے لکھا ہے
در جنت پہ نام احمد کا +

مین ہی اسرار مستفیض ہون کیا
لطف ہے سب یہ عام احمد کا

ہو جہان ہمکنار کیا کہنا
مین رہون دلفگار کیا کہنا +

اے دل داغ دار کیا کہنا
بن گیا لالہ زار کیا کہنا +

فضل سے تیرے اے خدائے قدیر
آگیا ہے قرار کیا کہنا +

دین احمد مین کر دیا داخل
کرم کردگار کیا کہنا +

طے کئے دم مین سرور دین نے
پردۂ بے شمار کیا کہنا

مدحت مصطفے سے پھیلی ہے
بوئے مشک تتار کیا کہنا

پیش حق جھک گیا ندامت سے
واہ رے گنہ گار کیا کہنا +

جو مقدر مین تھا ہوا وہ ہی
شکوۂ روزگار کیا کہنا +

غنچۂ دل کھلا دیا اسرار
اے نسیم بہار کیا کہنا

غم دنیا اگر ناشاد کرتا
خیال خسرو دین شاد کرتا

ثنا خوان تھا جناب مصطفے کا
فلک کیسے مجھے برباد کرتا

مدینے کو چلا جاتا یہان سے
مقدر گر مری امداد کرتا

کرو تم پیروی سلطان دین کی
خدا قرآن من ہے ارشاد کرتا

تھی عسرت خاطر اندوہگین کی
مدینے مین خدا آباد کرتا +

تنہا بہتر جدائی مین تحمل
جو نالہ تھک گیا فریاد کرتا

دمِ مشکل تو ہی ہے بیکسون کا — نہ کیونکر پھر تجھے مین یاد کرتا
عنایت تھی خدا کی اپنے اوپر — زمانہ کیا بھلا برباد کرتا ؀

نبی کے رخ سے ہے اسرارِ الفت
کلام اللہ یون ہمون یاد کرتا ؀

ہمارا حال کب تم سے نہان تھا — بفضلِ داورِ محشر عیان تھا
تڑپ کر کھو دیا اس جذبِ دل نے — خیالِ یار دل مین مہمان تھا
مگر جوشِ جنون کم ہمتی اب — فراقِ یار بھر امتحان تھا
ہوا مسکن خدا کا عرشِ اعلیٰ — ہمارا دل بھی گویا لامکان تھا
شبِ معراج اسرارِ الٰہی — شفیع المذنبین پر سب عیان تھا
خدا کو ہر جگہ پر ہم نے پایا — کدھر ہے اور کہان ہے یہ گمان تھا
نہ پوچھو حال کچھ ملکِ عدم کا — نشانِ راہ گویا بے نشان تھا
ستم کیا گردشِ افلاک کرتی — خدا حافظ ہمارا مہربان تھا

قصیدون سے ترے دیوان کے اکثر
عجب بزمِ محمد مین سمان تھا

یہان آ کے کہئے کہ کیا کیا نہ دیکھا — مگر جلوۂ روئے زیبا نہ دیکھا
بفضلِ خدا سب تماشائے عالم — ان آنکھون سے اچھا برا کیا نہ دیکھا
ہوئے بحرِ الفت مین غرقاب اکثر — مگر ایک نے بھی کنارا نہ دیکھا
کوئی دیر مین کوئی مسجد کے اندر — ترا کس کو کس جا پہ شیدا نہ دیکھا
بہارون پہ ہے گلشنِ جاودانی ؀ — مگر باغِ عالم کو ویرانہ دیکھا

فلک پر قمر کو کیا چاک جس نے — یہ اعجاز اوس کا مسیحانہ دیکھا

جو ہے طاعتِ حق سے اسرار غافل
اوسے رازِ پنہان سے بیگانہ دیکھا

عاصی ہوں ترے سامنے آیا نہیں جاتا — مونہہ شرم سے المدد کہا یا نہیں جاتا
بیتاب ہوں فرقت میں شہ کون و مکان کی — جینے کا بھروسہ ترے پایا نہیں جاتا
یثرب میں مجھے بہر خدا جلد بلا لو — صدمۂ غم فرقت کا اوٹھایا نہیں جاتا
ہر حال میں ہے شکر خداوند جہان کا — لکھا ہوا قسمت کا مٹایا نہیں جاتا
کیا عرض کروں حال شبِ ہجر کا تم سے — ظاہر ہے سراسر وہ چھپایا نہیں جاتا
آرام ہو تکلیف ہو جو کچھ ہو بجا ہی — سر غیر کے آگے تو جھکایا نہیں جاتا

اے بادِ صبا جائے مدینے میں تو کہنا
اسرار کو سرکار بلایا نہیں جاتا

گر عشق محمدؐ سے سروکار نہ ہوتا — یہ طالعِ خفتہ مرا بیدار نہ ہوتا
کیونکر گلِ عارض کی محبت تری ہوتی — جو حسن ترا جلوہ گرِ رخسار نہ ہوتا
ہوتی نہ گنہگاروں کی دوزخ سے رہائی — شافع جو کبھی احمدِ مختار نہ ہوتا
کس طرح سے تفریق مسلمانی میں ہوتی — کافر کے گلے میں جو یہ زنار نہ ہوتا

اسرار جو فرمانِ الٰہی پہ یہ رہتا
پھر صحنِ گلستانِ جہان خار نہ ہوتا

حضرت نے جسکو خواب میں جلوہ دکھا دیا — سوتے ہوئے نصیب کو گویا جگا دیا
یثرب کا دشت مجھکو جو یاد آگیا کبھی — آہ رسا نے عرشِ معلیٰ ہلا دیا

سوز فراق احمد مرسل نے ہمدمو / دفتر مرے گناہون کا یکسر جلا دیا
ذکر آگیا کبھی جو وفات رسول کا / اشکون کا دونون آنکھون نے دریا بہا دیا
وصل نبی نہین ہے مقدر مین کیا خدا / داغ غم فراق جو دل پر لگا دیا
تعظیم مصطفےٰ کے لئے آسمان سے / اپنا سر نیاز زمین پر جھکا دیا

اسرار ساری لذتین اوس لطف پر نثار
عشق رسول پاک نے جیسا مزا دیا

جسدم فراق حضرت دلمین مرے سمایا / رو رو کے مینے دریا پر آنکھ سے بہایا
کچھ غم نہین ہے مجھکو اے آفتاب محشر / وان مصطفےٰ کا مجھپر دامن کریگا سایا
وقت ولادت شہ تارون نے آسمان کے / فرط سرور سے سر تعظیم کو جھکایا
اسرار معرفت کے ہو جائینگے عیان سب / چہرہ نبی نے مجھکو گر خواب مین دکھایا
ہر دم بذات باری ہے یہ زبان پہ جاری / چاہت نہ غیر کی ہو دلمین مرے خدایا
اوسپر درود نازل اللہ کی سدا ہو / رستہ خدا کا جسنے بہر خدا بتایا

غرقاب بحر عصیان اسرار تھا ولیکن
اپنے کرم سے اوسکو اللہ نے بچایا

آج پہلو مین دل زار ہے نازان اپنا / یا نبی اسکو دکھا و رخ تابان اپنا
حشر مین آپ سے ہے مجھکو توقع پوری / دستگیری جو کرے کوئی نہین وان اپنا
ملک الموت ابھی تو نہ آلہی آمین / بہر عقبیٰ نہین تیار ہے سامان اپنا
دیر امداد مین یا سید والا کیا ہے / حال ہے آپ کی فرقت مین پریشان اپنا
کیون نہ ہو جاون فزون رتبہ بلقیس سے مین / جلوہ دکھلائے اگر ایک سلیمان اپنا

اس مین ہے وصف سراپائے رسول عربی
کیون نہ جلدی سے مرتب ہو یہ دیوان اپنا

بنکے خادم رہے اسرار تمہارے در کا
ارزو ہے یہی اور ہے یہی ارمان اپنا

مرا قلب شیدا بنا ہے نبی کا
مرے سر کو سودا ہوا ہے نبی کا

عنایت ہی مولا کی اوس پر یقینا
جسے عشق کچھ ہو گیا ہے نبی کا

جسے چاہین جو بانٹ دین نعمت حق
تمامی یہ ملک خدا ہے نبی کا

حقیقی ہے مالک خداوند عالم
جو حق کا ہے وہ بالعطا ہی نبی کا

کہ اللہ معطی ہے اور آپ قاسم
یہ فرمان بیشک بجا ہے نبی کا

رضا اون کی مطلوب ہے ہی ہمیشہ
خدا کا ہے جو چاہنا ہے نبی کا

مجال اوس کو کیا ہے چھوئے نار دوزخ
کہ جو عاشق مبتلا ہے نبی کا +

عجب کیا کہ ارشاد عالی یہ ہوئے
ق
بروز جزا آسرا ہے نبی کا

کہ جنت مین جانے سے اسکو نہ روکو
یہ اسرار مدحت سرا ہے نبی کا

جنتی سہرا

مبارک وہ ملا ہے ہم کو نور اللہ کا سہرا
کلام اللہ جس کے سر پہ بسم اللہ کا سہرا

نہ ایسا ہے صفی اللہ کا لیکر تا بروح اللہ
جو دلکش اور سہانا ہے حبیب اللہ کا سہرا

درود اور کلمے کے گلہائے رنگارنگ سے موزون
معطر اور منور ہے رسول اللہ کا سہرا

غلام انکے عجب انداز سے اوٹھین گے محشر مین
مقابر مین سے لیکر قم باذن اللہ کا سہرا

نہ انکو آفتاب حشر کی گرمی الم دے گی
کہ ہو سایہ فگن چہرون پہ صلی اللہ کا سہرا

سب احکام آسکے گلزار جنان کی پھول کلیان ہین
جو بھیجا گوندہ کر حق نے کلام اللہ کا سہرا

وہی سب سمجھے ہین اس گلدستہ رحمت کی قدر انسان
بندھا ہے جنکے سر پر آج طوع اللہ کا سہرا

ہمیشہ اولیاء اللہ کے سر پر باندھا جاتا ہی
فنا فی اللہ ہونے سے بقا باللہ کا سہرا

نسیم خلد سے پھیلاکے خوشبو مست کر دیگا
وہ حورون تک کو مومن عاشق اللہ کا سہرا

وہ کب حسن بشر حور و پری کو لائین خاطر مین
پڑا ہے جنکی آنکھون پر جمال اللہ کا سہرا

ملے گا حشر مین اسرار انشاء اللہ تم کو بھی
صلہ ذکر محمد اور ذکر اللہ کا سہرا

فضیلت ماہ رمضان المبارک

اللہ کی رحمت ہے مہینا رمضان کا
اور شہر پر عظمت ہی مہینا رمضانکا

فساق کو آفت ہی مہینا رمضانکا
عباد کو راحت ہے مہینا رمضانکا

عادی نہین کتنے امرا پیٹ کے بندے
انکو تو قیامت ہی مہینا رمضانکا

بس ضیق مین ہوتے ہین کہ جلدی ہی گئے
آفت ہی مصیبت ہی مہینا رمضانکا

کمبخت نہین جانتے قدر اسکی کہ کیا ہی
مولی کی عنایت ہی مہینا رمضانکا

اور حق کے طلبگار یہ کہتے ہین بحسرت
کیا تھوڑی سی مدت ہی مہینا رمضانکا

روزہ ہی اگر دن کو تو ہین شبکو تراویح
کیا ماہ عبادت ہے مہینا رمضانکا

تسبیح پڑھو ایک تو ہے مثل ہزار اجر
کیا مال غنیمت ہے مہینا رمضانکا

ہین عشق کی سب اسمین علامات ہویدا
عشاق کی لذت ہی مہینا رمضانکا

لب خشک ہین رخ زرد تپان ہین جگر و دل
اک لطف کی آیت ہی مہینا رمضانکا

ہی جسمین شب قدر عجب نور بھری رات
رکھتا وہ کرامت ہی مہینا رمضانکا

ہی مغفرت و رحمت و دوزخ سے رہائی
جنت کی بشارت ہے مہینا رمضانکا

ہوتی ہے جکڑبندی شیاطین کی ایمن
ذی شان جلالت ہی مہینا رمضانکا

بندون کیلئے رافت و رحمت ہی سراسر
اللہ کی شفقت ہی مہینا رمضانکا

اسرار عجب برکت و انعام کے ہین دن
لٹتی ہوئی دولت ہی مہینا رمضانکا

ردیف باے موحدہ

تاب کیا آئے جو حضرت کے برابر آفتاب
مثل آئینہ رہے حیران و ششدر آفتاب

آپ کے رخ سے ذرا پاکر تجلی کا فروغ
بنگیا ہے اندنون سلطان خاور آفتاب

کوچۂ احمد کا اس کو راستہ ملتا نہین
رات دن صبح و مسا کھاتا ہی چکر آفتاب

ایک ادنی ہے تجلی انجم افلاک کی
ہے شعاع روئے روشن سے منور آفتاب

زیر دامان محمد یا خدا سایہ ملے
جب سوا نیزے پہ آئے روز محشر آفتاب

اس غزل مین درج ہے سرتاپا وصف رسول
رقص مین کیونکر نہ ہووے اسکو سنکر آفتاب

آپ ہی کے نور سے اسرار ہین سب جلوہ گر
یہ زمین یہ آسمان یہ ماہ و اختر آفتاب

بزم عالم مین جو زینت ہے تو حضرت کے سبب
گلشن جنت مین نزہت ہے تو حضرت کے سبب

چشم روشن دل کو راحت ہے تو حضرت کے سبب
خان و مان مین اپنے برکت ہے تو حضرت کے سبب

یہان بھی حاصل کچھ جو نعمت ہے تو حضرت کے سبب

دین اور دنیا مین عزت ہے تو حضرت کے سبب

آپ کی ہے ذاتِ اقدس رحمۃ اللعالمین

منکرون کو آج رخصت ہے تو حضرت کے سبب

اک گنہ مین امتین پچھلی پکڑ لی جاتی تھین

آج کافر تک کو مہلت ہے تو حضرت کے سبب

عاصیون سے رات دن جرم و خطا کو دیکھکر

حق کی پھر بھی یون عنایت ہے تو حضرت کے سبب

اولیاؤ صوفیہ اور عالمان دین سے

ہم کو جو قلبی محبت ہے تو حضرت کے سبب

شان والائے حضوری مین جو گستاخی کرے

اوس سے ہمکو سخت نفرت ہی تو حضرت کے سبب

طاعت خیر الوری ہے طاعت پروردگار

ہان رضائے رب عزت ہی تو حضرت کے سبب

فضل رب سے شکر ہے اعدار دین پر جا بجا

ہم کو حاصل فتح و نصرت ہے تو حضرت کے سبب

منصب وعظ و ہدایت یا کہ حمد و نعت مین

تیری اے اسرار شہرت ہے تو حضرت کے سبب

ردیف پائے فارسی

اوٹھئے یہ خواب کیا ہی تشریف لیچلین آپ	حق نے طلب کیا ہی تشریف لیچلین آپ

زینت کیساتہ آوی محبوب کی سواری
فرمان یہ ہوا ہے تشریف لیچلین آپ

حسن بہار جنت ہر سمت جلوہ گر ہے
مقصد کا گل کھلا ہی تشریف لیچلین آپ

نے دہوپ نے اندہیرا سردی ہی اور نہ گرمی
قدرت کا بس سما ہی تشریف لیچلین آپ

واللہ تیری خاطر اے فخر ہر دو عالم
ہر آسمان سجا ہی تشریف لیچلین آپ

حاضر براق بھی ہی دولتسرا کے در پر
بس منتظر کھڑا ہی تشریف لیچلین آپ

حوران خلد ساری ہین منتظر تمہاری
نازک ہر اک ادا ہی تشریف لیچلین آپ

پروردگار عالم مشتاق ہے تمہارا
اب دیر نا روا ہے تشریف لیچلین آپ

قدرت کا آئینہ ہے مد نظر وہان پر
ہر قلب کی جلا ہے تشریف لیچلین آپ

خدمت سی آپکی یہ روح الامین بھی پیارے
ممتاز ہو گیا ہے تشریف لیچلین آپ

اسرے کی رات گویا اسرار حق کی شب ہے
انعام کبریا ہے تشریف لے چلین آپ

ردیف تائے مثناۃ

ہوتے ہیں طالب و مطلوب قرین آجکی رات
رحمت و فضل کی کچھ حد ہی نہین آجکی رات

بن گیا آج گذرگاہ شہنشاہ رسل
کیون نہ نازان ہو بھلا عرش برین آجکی رات

شاد ہو ہو کے بیان کرتی تھین حوران جنان
آئینگے پاس خدا کے شہ دین آجکی رات

شوق دیدار مین باہم تھا ملائک کا کلام
دیکھو آئیگا نظر نور مبین آج کی رات

حال معراج کا کیا تاب قلم کی جو لکھے
کون باقی ہے فضیلت جو نہین آجکی رات

کل جھکے تھے تخت نشین قیصر و دارا فغفور
جائے عبرت ہی کہ ہین زیر زمین آجکی رات

پوچھتا رہتا ہون اسرار مین ہر اک سے یہی

ذکر محبوب کا جلسہ ہے کہین آج کی رات

دل وجان سے ہین ہم قربان رحمت
کہ ہے لا تقنطوا فرمان رحمت

وہ منکر ہین جو ہین انجان رحمت
ہے تیری ذات آلہی کان رحمت

عجب بخشش تری دو نعمتین ہین
نبی رحمت ہین اور قرآن رحمت

تو ہی ہے اے خداوند دو عالم
غریبون کے لئے سلطان رحمت

جو عاشق ہے محمد مصطفیٰ کا
ہے وہ دارین مین شایان رحمت

بحق احمد مرسل آلہی
کرم کر مجھپہ مین قربان رحمت

آلہی بندہ ناچیز ہون مین
پئے حضرت عطا کر خوان رحمت

ہے بے پروا نہایت ذات تیری
برابر سب پہ ہے فیضان رحمت

نظر سب کی تجھی پر ہے تجھی پر
گنہ کرتے ہین مشتاقان رحمت

بنایا نار کو گلزار تو نے +
بڑی بھاری ہے تیری شان رحمت

ترے غصہ سے رحمت کو ہی وسعت
یہ تیرا عام ہے اعلان رحمت

نہین پروا کسی کی پھر خدایا
ترا ہو سر پہ گر دامان رحمت

ہے اک کمتر ترا اسرار بندہ
کرم کراو سیہ ہے خواہان رحمت

در فضائل وتاکید ایتار زکوۃ

مقدور ہوتے جو نہین دیتے کبھی زکوۃ
الفت مین آکے مال کے ہی چھوڑ دی زکوۃ

مرنے کے بعد آئے گا پورا مزا انھین
ترک آج کر تو بیٹھے ہین فرض غنی زکوۃ

وہ عبد زر ہین اور سگ دنیا ہین بیوقوف
حسرت ہے ان پہ دیتے نہین لالچی زکوۃ

سر گنجا سانپ ڈسیگے اونہین یون کہیگا ہان
مین تیرا وہ ہی مال ہون جس کی ندی زکوۃ

ہوکر گلے کا طوق وہ کاٹیگا با چھون کو +
تب یاد اوسکو آئیگا ہان رہ گئی زکوۃ +

پیشانی پیٹھہ - پہلو - سبھی داغے جائینگے
اوس مال سے نہ جسکی ادا کی گئی زکوۃ +

ایسی وعیدین سنکے بھی قرآن حدیث کی
ہوتا نہین ہے شومونکا دینے کو جی زکوۃ

اکثر بخیل دیکھے نمازی و روزہ دار
پر نفس پر گزرتی ہے آنکے کڑی زکوۃ

کتنے حریص ایسے ہین بیتے ہین اولٹا سود
کیا دینگے پہر وہ آپ ہی سوچین ذری زکوۃ

سہے قول حق نکا لو ہمارے دئے سے کچھہ
اور صورت اوسکی ہمنے مقرریہ کی زکوۃ

دینے کے بدلے کہتے ہین لین گے ابھی ہم اور
یعنے بیاج ہوتی ہے کیسی اچی زکوۃ +

حکم خدائے پاک کی پروا نہین اونہین
سمجھے ہین گویا دل لگی و مسخری زکوۃ +

سچ قول حق ہے لڑتے ہین اللہ ہی کیساتہ
آفت یہ سود خوارون پہ اک آپڑی زکوۃ

جو مال تم کو حق نے دیا اغنیا رہیان
اوسکی نکالنا ہے تمہین لازمی زکوۃ +

کرتی ہے پاک مال کو دیتی ہے برکتین
دولت کی بالیقین ہے محافظ بڑی زکوۃ +

پہر جو بخیل عاشق دنیا ہین سنگدل +
نقصان مال جانتے ہین وہ غنی زکوۃ +

ہے سچے مومنین کا اسرار یہ نشان
ہر گز اونہین کبھی نہین لگتی بری زکوۃ

ردیف تائی ہندی

ہو مرا سر رسول کی چوکھٹ
یا الٰہی دکھا وہ دن چٹ پٹ

دوڑ کر جاؤن ہونے کو قربان
سن لون آنکے قدم کی گر آہٹ

نعت احمد مین اپنا مرغ خیال
جاتا مثل براق ہی فردٹ

رتبۂ شاہ مین ہو جسکو کلام
ہمسے بچتے گرین وہین تل پٹ

فضل و عز و شرف مین حضرت کے
ہین دلائل کے بیان پہ غٹ کے غٹ

منکرِ شان مصطفےٰ دن رات +
اہل ایمان سے رکھتا ہی نٹ کھٹ

جو نبی و ولی سے بغض رکھے +
ہے وہ ایندھن جحیم کا مرگھٹ

سمجھا جو مصطفےٰ کو مثل بشر +
پھوٹی تقدیر ہو گیا چوپٹ

ہمسری جو نبیؐ کے ساتھ کرے
اوسکی شیطان سے ہی ضرور اٹ سٹ

دل مین غایت ہو عظمت احمد
یہی مقبولیت کی ہے انوٹ

ساتھ ہو حبّ و اتباعِ رسول
ملتی کیا معرفت ہے یون پھوکٹ

آج تو محفلِ رسول مین خوب +
جمع جن و ملک کا ہے جمگھٹ

تجھسے سننے کلام نعت اسرار
چلے آتے ہین لوگ غٹ کے غٹ

ردیف ثا

معدنِ برجِ نبوت شاہ شاہان الغیاث
سرورِ ہر دو سرا محبوبِ رحمان الغیاث

شہ سوارِ یکہ تازِ عرصۂ یوم النشور
مہر تابان ماہ عالم جان جانان الغیاث

مظہرِ ایجاد تکوین باعثِ کون و مکان
حامد و محمودِ حق فخرِ رسولان الغیاث

کون ہے میرا معاون بیکسی میں یا رسول
آپ ہی ہیں دستگیر ما غریبان الغیاث

قبر کی تاریکی سنکر دل مرا ہے پاش پاش
نور ہو وان آپ کا شمع شبستان الغیاث

فکرِ دنیا سے چھوڑاؤ یا رسولِ کردگار
روز و شب اس مخمصے سے ہون پریشان الغیاث

نزع مین اسرار کو ہو کلمۂ طیب نصیب
چل نہ اوس موقعہ پہ جائے مکرِ شیطان الغیاث

الغیاث اے شاہِ جیلان الغیاث
الغیاث اے مہرِ عرفان الغیاث
پاس میرے درحقیقت کچھ نہین
چہرۂ زیبا مجھے دکھلائیے
دستگیری کیجے بہرِ خدا
فیض کس کو آپ کے در سے نہین

الغیاث اے لطفِ یزدان الغیاث
الغیاث اے ماہِ ایقان الغیاث
آخرت کا ساز و سامان الغیاث
مصدرِ انوارِ سبحان الغیاث
ہین عقب مین نفس و شیطان الغیاث
معدنِ الطاف و احسان الغیاث

دردِ دوری سے بہت بیچین ہے
کیا کرے اسرار درمان الغیاث

ردیف جیم

طالبِ حق ہون نہین لعل و گہر کا محتاج
ورد لب جسکے محمد ہو تو وہ پھر ہرگز
راہبر ہے رخِ پرنور حبیبِ خالق
بارور کر اسے جلدی سے باآبِ بخشش
بہرِ حسنین بلاؤ مجھے خدمت مین حضور
غیر کا ہون نہ کبھی سر پہ مین بارِ منت

عاشقِ روئے محمد ہون نہ زر کا محتاج
آگے دشمن کے نہین تیغ و تبر کا محتاج
دیکھ نادان نہو شمس و قمر کا محتاج
نخلِ امید خدایا ہے ثمر کا محتاج
ہے دلِ زار مدینے کے سفر کا محتاج
یا الٰہی مجھے رکھ اپنے ہی در کا محتاج

مجھکو اللہ نے اسرار دیا ملکِ سخن
پھر بھلا کیسے رہون نظم و نثر کا محتاج

ردیف حائے حطی

جب نہ ہو خورشید حضرت کے کفِ پا کیطرح
ماہ تو کیا ہو بھلا اوس روئے زیبا کی طرح

مجھکو دکھلا دو جمالِ پاک گاہے طور پر
طالبِ دیدار ہون ایجان موسیٰ کیطرح

اے طبیبِ دردِ فرقت ہان عنایت چاہئے
اپنے بیمارِ محبت پر مسیحا کی طرح

دیکھکر معراج کی شب حسنِ حضرت مصطفیٰ
یوسفِ مصری بھی شیدا ہین زلیخا کیطرح

ہجر مین بیچین ہون للہ درمان کیجئے
ہین روان آنسو مری آنکھون سے دریا کی طرح

تنگ ہون اپنے گناہون سے شہ ہر دوسرا
ہو نگاہِ مہر اس بندہ پہ آقا کی طرح

ہونگے وان رونق فزا اسرار محبوب خدا
ورنہ پھر جنت بھی ہوتی خارِ صحرا کی طرح

ردیف خاء

سرورِ دین کا جو ہوا گستاخ
گویا مولےٰ کا ہو گیا گستاخ

عظمتِ مصطفیٰ نہین جسکو
ہے وہ بد دین بہت بڑا گستاخ

اون کی تکفیر شان معاذ اللہ
دوزخی ٹھیٹ بن گیا گستاخ

اوسکو کافر لکھا فقیہون نے
انبیا کا ہے جو ذرا گستاخ

ہم کو مولیٰ ادب کی دے توفیق
ہم نہ ہو جائین یا خدا گستاخ

با ادب ظلِ لطفِ حق مین ہین
دور رحمت سے جا پڑا گستاخ

بے ادب نے کیا نہ خود کو خراب
بلکہ کتنون کو کر دیا گستاخ

عاشقِ مصطفیٰ ہے اہلِ بہشت
دوزخی ہے رسول کا گستاخ

تیرے دیوان کی قدر اے اسرار
کرتے عاشق ہین جانے کیا گستاخ

ردیف دال مہملہ

جو دل ہو گیا مبتلائے محمد
نکلتی ہے اوس سے صدائے محمد

ہے جس دل مین نقش ولائے محمد
نہین اوس کو بھاتا سوائے محمد

یہی آرزو ہے خدا ئے محمد
جمال خدا ہین دکہائے محمد

لگاؤن مین آنکھون مین مانند سرمہ
کہین گر ملے خاک پائے محمد

مین قربان ہو جاؤن صورت پہ انکی
میسر تو ہووے لقائے محمد

مزا آرہا ہے مجھے زندگی کا
ہے دن رات شغل ثنائے محمد

قیامت مین یہ سنکے پڑجائے گی جان
ارے عاصیو لو وہ آئے محمد

لپٹ جائیگی خلق دامن سے اونکے
کہ اللہ سے بخشوائے محمد

شفاعت سے اون کے خدا بخشدیگا
کہ مطلوب حق ہے رضائے محمد

لگے گا جو جنت مین جانے کا نمبر
بمرضی و حکم خدائے محمد

فرشتے کہین گے کہ اسکو بھی لینا
یہ اسرار بھی ہے فدائے محمد

الٰہی اپنے کرم سے جلدی دکہا دے مجھکو جمال احمد
فراق مین عمر کٹ گئی سب ہوا نہ حاصل وصال احمد

اونہین کا بس نام ورد لب ہے وظیفہ انکا ہی روز و شب ہے
ہمیشہ فکر شہ عرب ہے بسا ہے دل مین خیال احمد

فدا ہو دل کیون نہ اوس نبی پر خدا سے جسکی دعا تھی یکسر

تو بخش امت کو میری داور یہی تھا ہر دم سوال احمد

حیات کے دن اسی مین گذرے مزار مین اب بھی چین کب ہی
گئے جب اسریٰ مین وان بھی مولیٰ سے تھی یہی قیل و قال احمد

ہوا یہ ارشاد حق پیارے تجھے تو ہم راضی ہی کرین گے
پسند ربّ العلیٰ نہین ہے کسی طرح بھی ملال احمد

لسوف یعطیک ربک کی کلام مولیٰ مین ہے بشارت
بدل گیا ہے یہ سنکے آیت خوشی سے کچھ رنگ و حال احمد

وہ خاصۂ کبریا ہے ہمدم ہے رب کو اوسکی رضا مقدم
ہین شکر حق اوسکے امتی ہم ہے ہمپہ جود و نوال احمد

نظیر چودہ طبق مین اوسکی ہوئی ہے پیدا نہ آگے ہوگی
نہین ہے ارض و سما مین کوئی ملیگی کیونکر مثال احمد

ہمارا اسرار کچھ نہین ہے زہے شرف گر قبول ہووے
جو کچھ ملا سب بدولت اون کے یہ سارا ہے جان و مال احمد

ردیف ذال

وصف احمد کے لئے دل کا بناؤن کاغذ
کون کہتا ہے کہ بازار سے لاؤن کاغذ

فخر عالم کی مین توصیف لکھونگا اوپر
خاص بطحے سے ارادہ ہے منگاؤن کاغذ

ہے دورنگی سے تو پہلے ہی سے ہم کو نفرت
اس لئے دل مین ہے یکرنگ لگاؤن کاغذ

اس مین ہے درج سراپائے رسول عربی
پھر مین نا اہلون کو کیونکر یہ دکھاؤن کاغذ

تاکہ اصلاح گناہون کی مرے ہوجائے
اپنے اعمال کا حضرت کو سناؤن کاغذ

علم معنیٰ کی طرف دہیان نہین ہے تیرا
ہمنشین آ تجھے پڑہنا مین سکھاؤن کاغذ

نعت احمد کے سوا کچھ نہین اچھا لگتا
ہو حقیقت سے جو خالی تو جلاؤن کاغذ

کیا عجب گردین لگ خدمت سرکار مین پیش
اپنے دیوان کے عمدہ مین لگاؤن کاغذ

بحر اشک آنکھون سے جو عشق نبی مین ہی رواں
اسمین اسعد گناہون کا بہاؤن کاغذ

ردیف راء

خدا کا جلوہ عیان ہے ہر جا زمین کے نیچے فلک کے اوپر
ہے پست کوئی کوئی ہے بالا زمین کے نیچے فلک کے اوپر

کہین ہے بلبل کہین ہیں اختر کہین چمن ہے کہین ہے دریا
جدا جدا ہے ہر اک شگوفہ زمین کے نیچے فلک کے اوپر

کہین ہین موسیٰ کہین ہے قارون کہین ہیں یوسف کہین زلیخا
کوئی ہے شیدا کوئی ہے رسوا زمین کے نیچے فلک کے اوپر

رسول اکرم ہین باعث خلق نام نامی ہے جنکا احمد
وہ گر نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا زمین کے نیچے فلک کے اوپر

روانی شمس و قمر کی دیکھو ادائے شام و سحر کو دیکھو
عجب خدا کا ہے کارخانہ زمین کے نیچے فلک کے اوپر

شرارے اوٹھتے ہین جو زمین سے فلک سے پانی برس رہا ہی
ہماری آہ رسا گئی کیا زمین کے نیچے فلک کے اوپر

یہی ہے اسعد حال دنیا کہ جائے عبرت ہے یہ سراپا

کوئی تو آتا ہے کوئی جاتا زمین کے نیچے فلک کے اوپر

ہین نور خدا اصل علے احمدِ مختار
اور خاص ہین محبوبِ خدا احمد مختار

ہے سارا جہان انکی عنایت سے مشرف
مخلوق کے ہین ماہ لقا احمد مختار

بیتاب ہے فرقت مین ہمارا دل محزون
خدمت مین بلا لیجئے یا احمد مختار

پر ہو درِ مقصود سے امید کا دامن
آجائین نظر ماہ لقا احمدِ مختار

کیون ترک کرین احمد مرسل کا طریقہ
افضل ہے وہ خوش جس مین ہوا احمد مختار

گر سیدھے چلے جائین بفرمانِ خدا ہم
لاریب رہین پھر نہ خفا احمد مختار

اسرار ابھی ہوتی ہین سب مشکلین آسان
فرمادین اشارہ جو ذرا احمد مختار

در مدح امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

وہ عاشق رسول مسلمانون کے امیر
صدیق باوقار محمدؐ کے ہین وزیر

مجمع علیہ عقیدۂ فیصل شدہ ہی یہ
رکھتے نہین ہین بعد رسلؐ اپنی وہ نظیر

اما من اعطی واتقی ہی جنکی شان مین
تعریف اون کی کرتا ہی قرآن مین قدیر

آیت مین ایک جماعۃ کا اشارہ ہی
یہ لفظ بھی ہے مدح ابوبکر کا بشیر

تھے ابتدا سے خدمتِ خیر البشیر مین آپ
ہر بات مین شفیع دو عالم کے تھے مشیر

بعدِ وفات بھی یہ معیت ہوئی نصیب
کس درجہ رب کا آپ پہ انعام ہی کثیر ق

اللہ رے خوش نصیبی بوبکرؓ اور عمرؓ
یون پہلوے حبیب مین ہین دونون جاگیر

کس مرتبے پہ لیگیا اون کو کمالِ عشق
حب نبی کا دونون کی طینت مین تھا خمیر

اسرار کی بھی عرض ہے شیخین کے طفیل
عشق نبی مین مجھکو بھی فرمانا قدیر

ردیف زار

اللہ کو ہین یون تو ہی سارے ہی عزیز
پیارون مین سب سے زیادہ وہ ہین ختم النبی عزیز

جو اون کا دوست ہوگیا مقبولِ حق ہوا
بیشک ہے وہ بحضرت رب غنی عزیز

جسکو نہین محبت و تعظیم شاہ دین
ہرگز نہین وہ حق کو جہڑ وس الذی عزیز

چومون پہک اسکے موئے مطہر اگر ملے
بے انتہا ہے مجھکو نشانی تری عزیز +

کردے خدا مجھے سگِ دربان مصطفےٰ
ہر دم پڑا رہون مجھے ہے وہ گلی عزیز

دیکھا ہے جسنے قامتِ حضرت کو خواب مین
بستان مین کیا رکھے قدِ سرو سہی عزیز +

ذکرِ نبی کا اُس مین نہ ہو کچھ اگر لگاؤ +
کب داستان ہے کوئی پرانی نئی عزیز

تدبیر جو بتائے وصالِ رسول کی +
شاہون سے بڑھ کے اُسکی ہی خدمتگری عزیز

دروازہ ہے حجاز کے بحری سفر کا وہ
اسرار اسلئے ہے مجھے بمبئی عزیز

در صفت و تاکید نماز

ہی فرض عین مذہبِ اسلام کا نماز
اور موجبِ رضائے نبی و خدا نماز

ہے رہنمائے منزلِ راہِ ہدےٰ نماز
اور باغ خلد کا ہے کھلا راستہ نماز

اخلاص سے جو پڑھتے رہے ہین سدا نماز
محشر مین اونکو دیگی یہ پورا مزا نماز

محشر ہے دعو نزع مین اور قبر ہی مین کل
دیکھین گے وہ عمل تہا یہ کس شان کا نماز

ارشاد ہے رسول علیہ السلام کا
دین کا یہ ہے ستون سمجھتے ہو کیا نماز

مانع ہے بیحیائی و حرکات بد سے یہ
قرآن مین دیکھہ لیجیے قول خدا نماز

ہم اسکو دل لگا کے نہین پڑہتے حیف ہے
دیتی ہے ورنہ یہ تو خدا سے ملا نماز

تاکید اس کی سخت ہے قرآن حدیث مین
سرکش بڑا ہے جو نہین کرتا ادا نماز

اے تارک صلوٰۃ غضب کر رہا ہے تو
ڈر کبریا سے دیکھیو مت چھوڑنا نماز

کبتک بہانے بازیان احکام دین مین
اب بھی ہے وقت دیکھہ نہ ہرگز ٹلا نماز

دنیا کے سارے کام مین چالاک و چست ہے
توفیق یہ نہین ہے کہ کرے ادا نماز

اس غفلت اور کسل پہ تیہر پڑین کہین
کبتک تو کہوئے جائے گا ای بیحیا نماز

کامل یقین ہے جب یہ تجھے آئے گی قضا
پہر کس لئے تو کرتا ہے اپنی قضا نماز

اے بے نماز قلب سیہ ہو گیا ترا +
کردے شروع دیتی ہے دلکو جلا نماز

فرماتے ہین رسول کہ جو بندۂ خدا
فرض خدا سمجھہ کے پڑہیگا سدا نماز

اقرار ہے خدا کا وے بخشدیگا وہ
پہر کیسی عمدہ چیز ہے سوچو بہلا نماز

اکثر و اقعی وہ مسلمان ہین نام کے
پڑہتے نہین ہین لوگ جو واحسرتا نماز

ردیف سین

ہمکو یا رب رہی ابتک یہی حسرت افسوس
کیون نہ حاصل ہوئی حضرت کی زیارت افسوس

ابتو پڑتی نہین پہچانی بہی صورت افسوس
رنج فرقت مین ہوئی میری یہ حالت افسوس

سر کے بل آوین مدینے مین شہ ہر دو سرا
حاضری کی نہین ہوتی کوئی صورت افسوس

بالیقین قرب قیامت ہے یہی باعث ہے
کوئی سنتا نہین اب پند و نصیحت افسوس

یا الٰہی مرے اعمال نہایت ہین خراب
بار عصیان سے ہے بیحد ہی ندامت افسوس

کیون رہا غیر سے نساکی دم عرض مطالب
جائے عبرت ہے کہان ہین وہ سکندر دارا

ور عبادت مین خدا کی رہی غفلت افسوس
ور کیا ہوگئی اون کی جو تھی شوکت افسوس

کیا قیامت ہوئی اسرار جہان مین کتنے
نعت پڑہنے کو بھی تبلاتے ہین بدعت افسوس

ردیف شین

ہین جس انسان سے خیر الوریٰ خوش
یقیناً اوس سے ہے رب العلیٰ خوش

نہین کونین مین اوس کا ٹھکانہ
محمد مصطفےٰ ہون جس سے ناخوش

خدا دکھلائے گلزار مدینہ
یہان کے باغ و بستان سے ہون کیا خوش

خوشی حضرت کی طاعت آپ کی ہی
لگے ہر اک شریعت کی ادا خوش

غم و شادی مین سنت کا رہی دہیان
بڑی برکت ہو اور ہووے خدا خوش

کراتے ناچ ہیں شادی مین کتنے
کہ ہوتا ہے رحیم پر دغا خوش

یہ مجرا قحبہ منحوس نی کا
تمہین ایمان والو کیا لگا خوش

یہ ہے بے انتہا بیہودہ اسراف
نبی ان باتون سے ہون گے بہلا خوش

ہوا وس موقع پہ بزم وعظ میلاد
کہ ہووے روح ختم الانبیا خوش

عمل مین لاؤ ارکانِ اسلام
یہ باتین ہین ہو جس سے کبریا خوش

یہ عرض اسرار ہے بے لاگ اپنی
کسی کو خوش لگے اب خواہ ناخوش

ردیف صاد

یا محمد ہے مجھے آپ سے الفت خالص
صاف باطن کی ہو جس طرح طبیعت خالص

حشر کے دن بخدا آپ کے مداحون کو
سیر جنت کیلئے ہو گی اجازت خالص

گنہگارون کے لیئے روز جزا وقت حساب
کارگر ہو گی محمدؐ کی شفاعت خالص

فرد اعمال قبیحہ کو مرے چاک کیا
اسکو کہتے ہین ولا دیکھہ حمایت خالص

قعر دوزخ سے نکالین گے اوسے کہینچ کے ہاتھ
دستگیری بھی کرین گے نہ شفاعت خالص

مجھکو للہ مدینے مین بلالو جلدی +
فرط الفت سے ہی بس شوق زیارت خالص

ہو خبردار مرے حال سے ہر وقت شہا
کیون نہو آپکی غایت مجھے الفت خالص

الفت سرور عالم کی جو ترغیب دلائے
اوسی واعظ کی ہی بس پند و نصیحت خالص

نعت گوئی کے سوا مجھکو نہین ہے کچھہ کام
مجھپہ اسرار ہے مولیٰ کی عنایت خالص

ردیف ضاد

ہر جن و انس پر ہے حبیب خدا کا فیض
ہے مثل آفتاب امام الہدیٰ کا فیض

بیساختہ شگفتہ ہوا غنچۂ مراد +
واللہ ہے مدینے کی باد صبا کا فیض +

لکھتا ہون نعت سرور عالم کی روز و شب
ہے جسم اور روح مین جاری خدا کا فیض

کیا کیا سہانہ رنج ہے امت غریب
آئیگا کام حشر مین آل عبا کا فیض +

تاریکی لحد کا تفکر ہے رات دن +
یارب وہان پہ ہو جیو بدر الدجے کا فیض

مہتاب و آفتاب سے روشن کیا جہان
ہے اوس کی قدرتون سے یہ ادنیٰ خدا کا فیض

اوٹھتا ہے دل مین ولولہ جائین گے ہم ضرور
بطحے مین جا کے دیکھین گے خیر الوریٰ کا فیض

بیشک نجات ہو گی وسیلے سے آپ کے
محشر مین دیکھہ لینا مرے مصطفےٰ کا فیض

اسرار تو ہی دہر مین کیا کامیاب ہے

جاری ہی دو جہان مین شہ دوسرا کا فیض

ردیف طاء

زمین و زمان اور مکان پر محیط
خدا ہے یہان اور وہان پر محیط

تمام انس و جان این وآن پر محیط
ہے ہر ایک حد و نشان پر محیط

نہین اوسکے قبضہ سے باہر کوئی
ہے ذات خدا جسم جان پر محیط

اوسی کی حفاظت سے چلتا ہی کام
وہی اپنے ہے خان و مان پر محیط

جو اسرار باطن کہین ہو خبر
ہے مولا نہان و عیان پر محیط

ردیف ظاء

کلامِ پاک کا جو شخص ہوگیا حافظ
تو اوس کا دونون جہان مین ہوا خدا حافظ

مگر یہ شرط ہے اوس پر عمل بھی ہووے ضرور
جو بے عمل ہوا حافظ تو کیا ہوا حافظ

وہان پہ پہنین گے نورانی تاج وہ مان باپ
جنہون نے بیٹے کو اپنے کرادیا حافظ

سمجھ لے وہ کہ نہین اس سے بڑھ کے نعمت اور
جو خوش نصیبی سے قرآن کا ہوگیا حافظ

گھرانے اپنے کے دس شخص لائق دوزخ
حدیث پاک مین ہے بخشوائے گا حافظ

جو قدردان ہین اس بیمثال دولت کے
ہین اوسکے تابعِ فرمان بیریا حافظ +

لباس و وضع مین اسلامی رکھے پابندی
نہو جو یہ تو وہ ہے صرف نام کا حافظ

ہین آج کتنے ہی دیکھوگے جو کہ رکھتے ہین
وہ چست چوڑیون دار اپنا پائینچا حافظ

دراز مونچھین صفاچٹ ہی ریش یا پرپیچ
یہ قدر آپ نے کی اپنی واہ وا حافظ

جب اس کی قدر نہین بس تو تم بھی ایسے ہو
بہت سے اندہون کا بھی نام ہے زاحافظ

خلوص قلب سے آسکر کی ہی حق سے دعا
کہ شرع کے رہیں پابند یا خدا حافظ

ردیف عین

جو عقیدہ رکھے ہے بزم ولادت ممنوع
اوسکے نزدیک ہے حضرت کی محبت ممنوع

ہان کرو ذکر نبی شان و خصوصیت سے
کچھ نہین اس مین گنہ اور نہ بدعت ممنوع

خالی گر وعظ ہوتا ہم ہے سبب برکت کا
گر دے شامل تو نہین ذکر ولادت ممنوع

بلکہ پھر نور علیٰ نور وہ مجلس بنجائے
ہے یہ فیصل شدہ اس مین تو ہی حجت ممنوع

بزم میلاد ہے انعام خدا کا اظہار
کہین ہوتا بھی ہے شکر یہ نعمت ممنوع

سب سنین ذوق سے پیدائش حضرت کا بیان
باادب ہو کے نہووے کوئی حرکت ممنوع

بخوش الحانی قصائد بھی اگر نعتیہ ہون
یہ بھی ہرگز نہین روحانی مسرت ممنوع

روشنی فرش کا سامان و نیز عطر و گلاب
پھول لوبان نہ شیرینی نہ زینت ممنوع

خرچ سب پاک کمائی سے ہو نیت ہو بخیر
اوسمین پھر کیسے ہوئی کون سی صورت ممنوع

متفق برسون سے ہیں کل علما حرمین
کار احسن ہے یہ ہرگز نہین ہیئت ممنوع

ہند مین روکے جو اس خیر سے آسکر کوئی
اپنے نزدیک تو ہے اوسکی اطاعت ممنوع

ردیف غین

ضیائے عارض حضرت جو دیکھہ پائے چراغ
تو بالیقین ندامت سے داغ کھائے چراغ

ظہور قدرت حق ہے جمال پیغمبر
کہان مجال ہے اتنی کہ تاب لائے چراغ

حضور کے دُرِ دندان کے نور کے آگے
نہین ہے برق کی ہستی تو کیا ضیائے چراغ

ابھی تو رشک وہ مہر و ماہ بن جائے
جو شمع حسن محمد سے لو لگائے چراغ

ہمارے دلکو تعلق نبی سے ایسا ہے
کہ جیسے ہوتا ہے پروانہ مبتلائے چراغ

بسوز عشق نبی قلب کی ہے یہ حالت
کہ یک بیک کہین سینے مین جل جائے چراغ

خیال روئے نبی روز و شب ہے ای آذر
تمہین بتاؤ کہ پھر ہمکو کیا یہ بھائے چراغ

ردیف فا

خود بخود کھینچتا ہے اپنا دل مدینے کی طرف
فطرتاً ہے طبع کچھ مائل مدینے کی طرف

گر یہی حالت ہے تو امید ہے حق سے کہ جلد
لے اوڑے گا جذبۂ کامل مدینے کی طرف

بھیجدے اے کاش وہ جلدی سے سامان عشق
کھینچکر لیجائے آب و گل مدینے کی طرف

قافلے کے ساتھ والون سے ہین یہ کہتا سنون
رہ گئی اب ایک ہی منزل مدینے کی طرف

اپنی رحمت سے اگر پہونچا دے مجھکو یا رحیم
تو ترے آگے ہے کیا مشکل مدینے کی طرف

ہند کی عشرت سے جو خوش وقت ہین نادان ہین
چل پڑے جو ہین وہی عاقل مدینے کیطرف

یون تو صد ہا بستیان اس رہ مین دیکھین
ہو گیا لیکن مدعا حاصل مدینے کی طرف

غوث کا جائے زیارت ہوا بغداد شریف
معدن فضل و کرامت ہوا بغداد شریف

دار عرفان و ولایت ہوا بغداد شریف
مرجع اہل طریقت ہوا بغداد شریف

منکرون کے لئے کلفت ہوا بغداد شریف
عاشقون کے لئے راحت ہوا بغداد شریف

جلوہ افروز ہے سبحان کا محبوب اُس مین
قاسم عشق و محبت ہوا بغداد شریف

غوث اعظم بھی جہان اور امام اعظم
کیسا پھر شہر پُر عظمت ہوا بغداد شریف

اور ہین کتنے ولیون کے مزارات وہان
کس قدر مخزن برکت ہوا بغداد شریف

غوث کے قدمون مین جو پہونچا نہ محرم پہلے
مصدر جود و سخاوت ہوا بغداد شریف

چوکھٹون تک کو ولی جسنے بنایا دم مین
اوس سخی کا در دولت ہوا بغداد شریف

مجھ سے عاصی کو بھی اسرار خدا پہونچائے
ہائے کیون باعث فرقت ہوا بغداد شریف

خواجۂ ہند کا دربار ہے اجمیر شریف
عشق و عرفان کا دربار ہے اجمیر شریف

منزلِ رحمت و انوار ہے اجمیر شریف
مخزنِ حکمت و اسرار ہے اجمیر شریف

اوسمین درگاہ ہے سلطان معین الدین کی
رکھتا کیا قسمت بیدار ہے اجمیر شریف

تخت گہ ہند کے روحانی شہنشاہ کا ہی
بڑی ذی دبدبہ سرکار ہی اجمیر شریف

موتی ملتے ہین وہان معرفتِ باری کے
فیض کا قلزمِ ذخار ہے اجمیر شریف

درِ خواجہ پہ جو حاضر ہوا خالی نگیا
کرم و جود کا انبار ہے اجمیر شریف

عرب و سمتِ دکن و سندھ مین آتے جاتے
خاص منزل مری اسرار ہے اجمیر شریف

ردیف قاف

مدت سے ہون مین آپکے دیدار کا مشتاق
جون طائرِ بلبل گلِ گلزار کا مشتاق

للہ مجھے حسن دل آویز دکھا دو
بیتابی سے ہون روئے پرانوار کا مشتاق

وحدت کا الٰہی مجھے اک جام عطا کر
ہے قلب حزین اوس مئے گلنار کا مشتاق

سودا ہے یہی روز ازل سے مرے سر مین
اسرار مین ہون احمد مختار کا مشتاق

ہو پیش نظر کاش مدینہ مرے اسرار
ہون شہر نبی کے در و دیوار کا مشتاق

رسول پاک کا جو شخص ہو گیا عاشق
تو بالیقین وہ اللہ کا بنا عاشق

ہے جیسا آدمی دنیا مین مال کا عاشق
کرے حبیب خدا کا ہمین خدا عاشق

جمال احمد مرسل پہ کیون نہ شیدا ہون
بنا کے ہو گیا خود اون پہ کبریا عاشق

سوائے ذکر نبی اور کچھ نہین سنتا
اونہین کو مانتا ہے اون کو جانتا عاشق

خدا کے دوست پہ جو مال و جان کرے قربان
اوسے سمجھئے نبی کا ہے وہ بڑا عاشق

صحابہ جتنے تھے حضرت کے ایسے ہی تھے تمام
ہر اک تھا آپ کا جانباز و مبتلا عاشق

خدائے معطی سے اسرار بھی ہے متدعی
کہ کر مجھے بھی محمدؐ کا بے ریا عاشق

در مدح امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

خدا کے دین کی حجت ہین حضرت فاروقؓ
جناب باری کی ہیبت ہین حضرت فاروقؓ

محب حامی سنت ہین حضرت فاروقؓ
عدوِ اہل ضلالت ہین حضرت فاروقؓ

جو مومنین کو راحت ہین حضرت فاروقؓ
تو کافرون پہ مصیبت ہین حضرت فاروقؓ

امام راہ شریعت ہین حضرت فاروقؓ
علیم سرِّ طریقت ہین حضرت فاروقؓ

رسول رب علیٰ کے خلیفہ ہیں ثانی +
وہ زیب مسند عزت ہین حضرت فاروقؓ

مثال حضرت صدیقؓ آپ بھی از حد
فدائے ختم رسالت ہین حضرت فاروقؓ

جبھی تو پہلوئے شہ مین ہین آپ بھی مدفون
عجیب راقد جنت ہین حضرت فاروقؓ

ہمیشہ بولتا تھا حق علیٰ لسان عمرؓ
تو کیسے اہل صداقت ہین حضرت فاروقؓ

فرار رہتا ہے شیطان اون کے سایہ سے
وہ اہل شان جلالت ہین حضرت فاروقؓ

ہزارون کافر بیدین کردئے مومن
جو اوٹھے بہر ہدایت ہین حضرت فاروقؓ

کرون کہان تلک اسیر مین ثنائے عمر رض
بہت ہی لائق مدحت ہین حضرت فاروق رض

ردیف کاف

یا رسول خدا سلام علیک
فخر ہر دو سرا سلام علیک

یا حبیب خدا سلام علیک
یا امام الہدیٰ سلام علیک

مظہر الجود منبع الاحسان
ماہ رخ مہ لقا سلام علیک

اے ظہور کمال خالق جہان
جلوہ رخ دکہا سلام علیک

اے بہار ریاض کون و مکان
غنچہ دل کہلا سلام علیک

کوثر و خلد کے ہو تم مالک
ساقی و پیشوا سلام علیک

کیون نہ اسیر دمبدم بہیجون
آپ پر مین بہلا سلام علیک

مین جاؤن سر کے بل ایدل وہان تک
رسائی ہو جو فخر مرسلان تک

سویدا کی جگہ ہے یاد اون کی
مرے دل مین بسے ہین وہ یہان تک

خیال عارض محبوب حق مین
نہین بہاتی ہے سیر بوستان تک

تمہاری یاد مین ایسا ہون بیخود
کہ کوسون دور ہین وہم و گمان تک

ابہی برگشتہ ہے اسیر قسمت
نہین پہونچے نبی کے آستان تک

اگر رہو گر محمد مصطفےٰ تک
رسائی سہل ہے پہر تو خدا تک

حقیقت پر تری اے رب اکرم
پہونچ سکتی نہین عقل رسا تک

مبرا ہے تری ذات مقدس — کوئی کیا کر سکے چون و چرا تک
لگا دے پار حقا میری کشتی — کہ آئی ہے لب بحر فنا تک
ترا فرمان جو لا تقنطوا ہے + — ہین قائل اوسکے سب شاہ و گدا تک
جو ہے منکر محمد مصطفےٰ کا — قبول اوسکی نہین ہوتی دعا تک

مراد دل جبھی پوری ہو اسرار
اگر پہونچون در خیر الوریٰ تک

ہر درد ہر مرض کی دوا ہین رسول پاک — بیشک ہر ایک شے کی شفا ہین رسول پاک
مقدور کیا قلم کا جو اون کی ثنا لکھے — مقبول بارگاہ خدا ہین رسول پاک
جاری ہے فیض آپ کا سارے جہان مین — بحر سخا و کان عطا ہین رسول پاک
پیش خدا حیات ہین ظاہر مین گو نہین — بحر فنا مین آب بقا ہین رسول پاک
خورشید کی مثال ہے سیرت حضور کی — صورت جو دیکھو ماہ لقا ہین رسول پاک
جتنے کہ بادشاہ زمانے مین گذرے ہین — در کے ترے غلام و گدا ہین رسول پاک

اسرار کو مدینے بلاتے نہین ہو کیون
شاید کہ آپ اوس سے خفا ہین رسول پاک

ردیف گاف

دل ہے نبی پہ مبتلا جان ہے خدا الگ الگ — دونون پہ شاہ دین نے قبضہ کیا الگ الگ
پہلے حریم کعبہ پھر مسجد و روضۂ نبی — سبکی زیارتین نصیب کردی خدا الگ الگ
حمد جناب کبریا بعد مین نعت مصطفےٰ — دونون قصیدے ای مدیح مجھکو سنا الگ الگ
منکر رتبۂ نبی بزم رسول پاک سے + — کتنی دباتا ہے رہا حیف سدا الگ الگ

طیبہ مین عاشقون کو جو لطف ہے کب ہے خلد مین | یہ پسند اپنی اپنی ہے اپنا مزا الگ الگ

کوئی کلام پر تنا حسن پہ کوئی مٹ گیا | لائی ہے مصطفیٰ کی رنگ ناز و ادا الگ الگ

کہتا ہے کوئی ہین بشر مثل ہمارے مصطفےٰ | اپنی سمجھ جدا جدا اپنی کہنا الگ الگ

کوئی حقیقت رسول سمجھا نہ جز خدای پاک | کہنے کو یون تو بے ادب کہتے ہین کیا الگ الگ

عظمت والفت رسول اور اطاعت نبی | ان مین سے ہے ہر ایک کا نور و ضیا الگ الگ

ردیف لام

دل کو دنیا مین پھنسانے سے ہوا کیا حاصل | بیٹھے بٹھلائے یہ غم مول لیا کیا حاصل

مفت برباد ہوئی عمر یہ ساری ہے ہے | طاعت حق جو نہ کی کچھ نہ کیا کیا حاصل

پائداری نہین واللہ فنا ہے سب کو | چند دن جاہ و حشم مل بھی گیا کیا حاصل

مقصد دل کے چمن کی نہ کھلے جس سے کلی | ایسے چلنے سے بھلا تیرے صبا کیا حاصل

مال و دولت سے نہ قارون نے اوٹھایا حصہ | جمع رکھنے سے خزانون کے ہوا کیا حاصل

چھوڑ افکار تو اس طول امل کے ایدل | آتش حرص کو للہ بجھا کیا حاصل

نہ بنے عابد و زاہد نہ ولی و صوفی
تم نے اسرار یہان آکے کیا کیا حاصل

ہر گھڑی رہتا ہے مجھکو حمد سبحان کا خیال | اور نعت حضرت محبوب یزدان کا خیال

ظاہر و باطن مین بیشک ہے اسی کی چاندنی | دمبدم ہے میرے دلکو نور عرفان کا خیال

بار پائی اوس در اقدس پہ ہوگی تابکے | ہے ازل سے میرے سر مین کوئے جانانکا خیال

اُسکی عظمت ہے ضروری ہے یہ فرمان رسول | شرط ہے سب سے مقدم اپنے مہمان کا خیال

ہے شراب معرفت سے بیخودی کی کیفیت | وجد مین کرتے ہین ہر دم جو بیابانکا خیال

چار پایے سے ہی بدتر جسمین ہمدردی نہیں
چاہیے انسان کو ہروقت انسان کا خیال

کیا دکھاتا ہے بہارِ گلستان تو باغبان
بلبلِ دل کو نہین ہے سیرِ بستان کا خیال

جسمِ لاغر کھائے نخلستانِ طیبہ کی ہوا +
یان نہین فی الحال سر مین باغِ رضوانکا خیال

کارخانے ہین خدا کے درحقیقت بیشمار
ہے عبث اسرار تم کو عقلِ حیران کا خیال

بزمِ میلاد مین اک بار جو آئے بلبل
پھر گلستان مین کبھی غل نہ مچائے بلبل

سُنکے مداحون سے نعتِ شہِ دین کے نغمے
سب نواسنجیون کو اپنی بُھلائے بلبل

قاری ذکرِ نبی کے جو جھڑ مین موہنہ سے پھول
اونپہ اوڑ اوڑکے یہ قربان ہی جائے بلبل

طوطی نعت کے گر چہچے دیکھے یہ کبھی
عرقِ شرم مین غوطے پڑی کھائے بلبل

گر ہوائے رُخِ پرنورِ نبی اس کو لگے
گُل گلزار سے پھر دل نہ لگائے بلبل

حمد اور نعت کے الحانون کی عادی ہو جو کان
باغ مین کیا اونہین خوش آئے صدائے بلبل

چمنِ نعت کا بلبل ہون مین اسرار الحق
آئے مجھسے ذرا آواز ملائے بلبل

کیا مل رہے ہین طیبہ کی آب و ہوا مین پھول
یا بس رہے ہین جسمِ حبیبِ خدا مین پھول

یہ کیفیت مدینہ مین ہوتی ہے جب چلو
گویا پڑے مہکتے ہین جیبِ قبا مین پھول

صلِ علیٰ کمال ہے ہر قول و فعل سے
پیارے نبی کی جھڑتے ہین ہر اک ادا مین پھول

بزمِ نبی سے کھلتے ہین یون قلبِ عاشقین
جیسے شگفتہ ہوتے ہیں بادِ صبا مین پھول

زندہ ہے وہ جو عاشقِ روئے نبی ہوا
گویا کہ اُسکے لگ گئے باغِ فنا مین پھول

کیونکر نزاکت اونمین نہو اور بوئے خوش
پیدا ہین صدقۂ عرقِ مصطفےٰ مین پھول

اسرار شغل نعت مین نکلیگی روح یون
جسطرح اوڑکے جاتا ہو کوئی ہوا مین پھول

دار فانی مین کسی شے پر نہ لائے اپنا دل
بس خدا و مصطفے ہی سے لگائے اپنا دل

یا پھر ان دونون سے جو نزدیک کردے آدمی
اوس سے البتہ ملے اوسی سے ملائے اپنا دل

یان کی کل محبوب چیزین چھوڑنا ہین ایکدن
ہوکے مانوس اون سے کیون آخر دکھائے اپنا دل

سارا سامان طرب اور رنگ رلیان جب ہین ہیچ
کیون نہ پھر صابر رہے اور کیون لوبھائے اپنا دل

ذات مولا پر توکل مین رہے ثابت قدم
کہکے یا قیوم یا حی بڑھائے اپنا دل

اور ورد پاک کی کثرت سے تر رکھے زبان
طاعت حق و محمد مین لگائے اپنا دل

ساتھہ فرضون کے نوافل اور وظائف کا ہو شغل
کرکے اعمال نکو روشن بنائے اپنا دل

اجتناب معصیت سبقت علی الخیرات ہو
پر ریاکاری سے بھی حد تک بچائے اپنا دل

عشق محبوب الٰہی کے نشے مین چور ہو
شمع حسن مہر دین سے جلائے اپنا دل

عظمت شان محمد کا رہے ہر دم خیال
آپ کی تعظیم کا عادی بنائے اپنا دل +

اوس پہ گوناگون ہون اسرار حقیقت منکشف
آج جوان گر کی باتون پر جگائے اپنا دل +

ردیف میم

شاہد رب جہان ہو الصلوۃ والسلام
قبلۂ مقصود جان ہو الصلوۃ والسلام

کعبۂ ہر انس و جان ہو الصلوۃ والسلام
سرور کون و مکان ہو الصلوۃ والسلام

باعث خلق جہان ہو الصلوۃ والسلام
بے نشان کے تم نشان ہو الصلوۃ والسلام

ماہر و واقف بعلم اولین و آخرین
یا نبی تم بیگمان ہو الصلوۃ والسلام

حق نے پیدا ہی نہ فرمایا نہ آئندہ کرے آپ کا ہمسر کہان ہو الصلوۃ والسلام

ہی بلندی سے فزون تر آشیانہ آپ کا تم ہمائے لامکان ہو الصلوۃ والسلام

رونق ایمان مومن روح کی روح روان تم ہماری جان جان ہو الصلوۃ والسلام

رحمۃ للعالمین ہو اور شفیع المذنبین دستگیر دوجہان ہو الصلوۃ والسلام

آپکی ہے ذات اقدس دافع رنج وبلا باعثِ امن و امان ہو الصلوۃ والسلام

ہی خیالِ خسروِ دین خاطرِ غمناک مین آکے اکدم میہمان ہو الصلوۃ والسلام

برگزیدہ وصف ہین اختر حقا آپ کے
شانِ عالی کیا بیان ہو الصلوۃ والسلام

بندۂ خاص کبریا ہین ہم + مومنِ دینِ مصطفےٰ ہین ہم +

کیا ٹھکانہ ہمارے بخت کا ہے کیا کہین آپ سے کہ کیا ہین ہم

غیر سے کام کیا ہمین صاحب مہر ورِ دین پہ مبتلا ہین ہم

کر شگفتہ ہمارا غنچۂ دل + منتظر تیرے اے صبا ہین ہم

غیر الفت کا کیا مزا جانے ہم سے پوچھو کہ آشنا ہین ہم

دل مین رکھی ہے مثل آئینہ اون کی تصویر پر فدا ہین ہم

فضلِ حق سے ہمارا دل ہے غنی ظاہرا صورتِ گدا ہین ہم

بخش یارب نبی کے صدقہ مین گو بہت لائقِ سزا ہین ہم

ہم کو اختر حق نے عزت دی
امتِ شاہِ انبیا ہین ہم +

اوس آفتابِ دین پہ ہین اے دل نثار ہم رکتے نہین ہین دغدغہ روزِ شمار ہم

یوم سعید کاش وہ جلدی نصیب ہو
زلفِ معنبرین محمدؐ پہ لاکھہ بار
لکھتے ہین نعت سرورِ عالم کی روز و شب
اپنے کرم سے بخشدے اللہ سب خطا
عصیان شعار گرچہ ہین لیکن ہین بالیقین
خدمت مین اپنی کیجئے جلدی طلب حضور
ابرو کا اک اشارہ اگر یا رسول ہو +

دیکھین ترے حبیب کا یارب مزار ہم
قربان کرکے پھینکدین مشکِ تتار ہم
میدان نعت کے ہین دلا شہسوار ہم
رکھتے ہین التجا یہی لیل و نہار ہم +
امیدوارِ رحمتِ پروردگار ہم +
فرقت مین آپ کی ہین بہت بیقرار ہم
دریائے معصیت سے ابھی ہوئین پار ہم

اختر مدح خوان ہین نبیِ کریم کے
کیونکر نہ بخشے جائین گے روزِ شمار ہم

مظہرِ نورِ کبریا ہو تم
معدن لطف اور عطا ہو تم
آفرینش کی ابتدا ہو تم
کافرون تک کو ہے عذاب مین ڈھیل
تم سے مخفی نہین ہے کوئی شی
رازدارِ رموزِ سلطانی +
کس کو سبقت ہے آپ کے آگے
آپ کا حکم حکمِ ربی ہے
وہ ہے طالب تمہارا تم مطلوب
جاؤن کیسے مین غیر کے آگے .

مصدرِ رحمتِ خدا ہو تم
مخزنِ جود اور سخا ہو تم
اور رسالت کی انتہا ہو تم
رحمت العالمین بجا ہو تم
بحرِ عرفان کے آشنا ہو تم
واقفِ رازِ ہل اتیٰ ہو تم
دونون عالم کے پیشوا ہو تم
مالکِ ملکِ کبریا ہو تم
شاہدِ ربِ ذوالعطا ہو تم
میرا مالک خدا ہے یا ہو تم

خواہ اچھا ہے یا برا اسرار
اپنے الطاف سے بنا ہو تم

ردیف نون

جدھر دیکھتا ہون جہان دیکھتا ہون
ترا ہی مین جلوہ عیان دیکھتا ہون

ہے قدرت نمایان سراسر خدا کی
یہان پر وہان پر جہان دیکھتا ہون

بہ نیرنگیِ رنگِ نقاشِ عالم
تحیر مین کون و مکان دیکھتا ہون

غرض مند پایا جسے آزمایا
یگانون مین الفت کہان دیکھتا ہون

کہان ہین جو دولت پہ تھے اپنے نازان
نشان انکا اب بے نشان دیکھتا ہون

مہربان جو اپنے پہ سارا جہان ہے
خدایا تجھے مہربان دیکھتا ہون

نہین جسکو آنحضرت سے الفت
تو ایمان مین اوسکے زیان دیکھتا ہون

ثناخوان آپ کا یا احمد مختار مین بھی ہون
خبر لینا قیامت مین کہ اک لاچار مین بھی ہون

کرون کیا حال اپنا عرض تمسے سیدِ عالم
دفورِ دردِ ہجران سے نہایت زار مین بھی ہون

عطا ہو بحرِ عرفان سے مجھے اک جامِ وحدت کا
کہ مدت سے تمہارا تشنۂ دیدار مین بھی ہون

معینِ امتِ عاصی کمالِ قدرتِ باری
غلام اک خادمون کا آپکے سرکار مین بھی ہون

نہ گھبرانا نہ گھبرانا تسلی رکھہ دلِ مضطر
نظر ہوگی کرم کی مجھپہ تابعدار مین بھی ہون

تمہاری چشمِ رحمت پر شغل ہے منحصر میری
گھرا امراضِ روحانی مین اک بیمار مین بھی ہون

اٹھانا جز درِ دولت کہین ہرگز نہین میرا
بلا لیجے کہ جلدی حاضرِ دربار مین بھی ہون

پڑا غل جب گنہگارون مین استغفار توبہ کا
ہوا ارشادِ ربِ رحمت سے ہان غفار مین بھی ہون

عطا اسرار کو بھی اک مے توحید کا چھینٹا +
کہ ساقی خواب غفلت سے ذرا ہشیار مین بھی ہون

اشتیاقِ رہِ یثرب مین اوڑا جاتا ہون
آگے دو گام صبا سے بھی بڑھا جاتا ہون

غُل یہ ہوتا ہے وہ دیوانۂ احمد آیا
جسطرف وجد کی حالت مین چلا جاتا ہون

نگہِ شوق سے کرتا ہون تماشائے چمن
رنگ و بو تیرا کسی گل مین جو پا جاتا ہون

آج اوس عیسیٔ دوران کے درِ دولت پر
چار و ناچار بامیدِ شفا جاتا ہون

آپکی زلف کا رہتا ہے تصور جو مدام
شکل سودائی ہون دیوانہ بنا جاتا ہون

یا نبی سُنیے گا فریاد مری روزِ جزا
آپ کے حلقہ بگوشون مین گنا جاتا ہون

فرطِ وحشت سے کبھی چاک گریبان کرکے
دشتِ طیبہ کی طرف برہنہ پا جاتا ہون

چومتا مونہہ سے ہون گہ آنکھ سے ملتا ہون کبھی
جب کہین نقشِ قدم آپ کا پا جاتا ہون

بلبلِ زمزمہ سنجِ چمنِ بطحا ہون +
خود بخود پھول کے مانند کھلا جاتا ہون

ذکرِ میلادِ نبی پر مین سرِ بزم از خود
سروِ قامت پئے تعظیم اوٹھا جاتا ہون

حیرتین بڑہتی چلی جاتی ہین وقتِ امداد
حسرت الحچشم کہ ناکام رہا جاتا ہون

عقلِ کل عشقِ محمدؐ سے ہے واعظ پیدا
سب سے مین جزرہ توحید جدا جاتا ہون

اپنا اسرار کہین سے نہ بر آیا مطلب
اب سوئے روضۂ محبوب خدا جاتا ہون

جو نکلی آہ دل سے فرقتِ محبوب رحمان مین
پئے فریاد ننگے سر چلے یثرب کے میدان مین

نمایان زلفِ پیچان مین نہین وہ سرمگین آنکھین
کھلا ہے تختہ اک نرگس کا گویا سنبلستان مین

بہارِ ہشت جنت ہی دلِ پُر داغ سے پیدا
محبت نے کھلائے گل عجب قلبی گلستان مین

رباعی اونس نے پائی دین و دنیا کی بلاؤن سے
پہنسا جو دام گیسوئے رسولِ پاک یزدانمین

نسیم جانفزائے زلفِ گیسوئے محمدؐ سے
نسیم سبزہ و ریحان و گل پیدا ہے بستان مین

فراقِ احمدی مین جانِ مضطر تن کے اندر رہی
اگر کوئی عاشقِ بیتاب ہے محبوس زندان مین

صفت آسیؔ کیا لکھون خطِ پرنورِ احمد کی
خدا خود مدح خوان ہے آپکا انجیل و قرآن مین

قصیدہ در مدح امیر المومنین سیدنا عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جامعِ آیاتِ قرآن حضرتِ عثمان ہین
بحرِ جود و کانِ احسان حضرتِ عثمان ہین

وہ خلیفہ ثالثِ پیغمبرِ آخر زمان
موردِ الطافِ رحمان حضرتِ عثمان ہین

دو ہری دامادی ملی سلطانِ دین کی آپکو
صاحبِ دو نوریون ہان حضرتِ عثمان ہین

اخترِ برجِ سخاوت معدنِ حلم و حیا
معدنِ انوارِ ایمان حضرتِ عثمان ہین

جان سے اور مال سے سلطانِ دین پر تھے نثار
عاشقِ محبوبِ یزدان حضرتِ عثمان ہین

دیدیا بلوے مین سر اور دم نہ مارا آپ نے
وہ شہیدِ راہِ منّان حضرتِ عثمان ہین

آتشِ دوزخ مبارک قاتلون کو آپ کے
رحمتِ مولیٰ پہ نازان حضرتِ عثمان ہین

ہین لسانِ سرورِ عالم سے قطعی جنتی
مستحقِ باغِ رضوان حضرتِ عثمان ہین

کیا بھلا آسیؔ رقم سے ضبط اوصاف انکے ہون
جبکہ خود ممدوحِ سبحان حضرتِ عثمان ہین

قصیدہ در مدح امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ اسد اللہ الغالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خدا کے پیارے علی شاہِ مردان
لقب جنکا مشہور ہے شیرِ یزدان .

وہ تخت خلافت کے شاہ چہارم ۔۔۔ محمد کے داماد مقبول رحمان
ہے قول نبی علم کا شہر ہون مین ۔۔۔ علی باب ہین اسکے یہ آپ کی شان
وہ شاہ ولایت وہ بحر حقیقت ۔۔۔ ہوئے منکشف جنپہ اسرار سبحان
سخاوت شجاعت ریاضت مین یکتا ۔۔۔ عجب معدن حلم اور کان احسان
وہ ازہد وہ اتقے وہ صوفی اصفے ۔۔۔ فقیرون کا ملجا شفیق یتیمان +
نبی حکم لحمی فرمائین جس کو ۔۔۔ ہوگیا اُس کی تعریف اے اہل ایمان
وہ خیبر شکن پہلوان الٰہی + ۔۔۔ وہ جسمانی روحانی قوت کے سلطان
کیا ایک حملے مین مرحب کو جسنے ۔۔۔ جہنم کا ایندھن بتائید یزدان
برادر تھا اوس مرحب بے حیا کا ۔۔۔ کہ نام اوس کا حارث تھا مردود رحمان
بزیر غموص اوس کے حملے سے اول ۔۔۔ شہادت کو پہونچے تھے کتنے مسلمان
جو شاہ ولایت نے دیکھی یہ حالت ۔۔۔ تو پہونچے گرج کرکے جون شیر غران
اور ایک ہاتھ ایسا دیا اسکے سر پر ۔۔۔ کہ گھوڑے کی زین تک تھی شمشیر بران
ازان بعد مرحب کا بھی کرکے قیمہ ۔۔۔ جہنم کو پہونچادئے دونون شیطان
عجب کارنامے ہین مولا علی کے ۔۔۔ ہین درج تواریخ مشہور دوران

مین اصرار کیا مدح حیدر کرونگا
ہین جب شاہد انجیل و توراۃ و فرقان

قصیدہ در مدح حضرات خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین

کیا ہو بیان فضیلت خلفائے راشدین ۔۔۔ قرآن مین ہے مدحت خلفائے راشدین

چارون کے چارون نائبِ خیر الانام ہین
برحق ہوئی خلافتِ خلفائے راشدین

اک دم بھی ہوتے تھے نہ جدا مصطفےٰ کے ساتھ
ہر وقت تھی معیتِ خلفائے راشدین

عاشق تھے وہ رسول کے خیر الوریٰ کو بھی
حد درجہ تھی محبتِ خلفائے راشدین

منطوق حق ہے سارے تھے رحماء بینہم
باہم تھی خوب الفتِ خلفائے راشدین

انصاف سے بعید ہے تہمت ہی جو کہے
آپس مین تھی عداوتِ خلفائے راشدین

مخلص تھے سارے باہمی جون شیر اور شکر
محمودہ تھی ہر عادتِ خلفائے راشدین

تھے اہل صدق و عدل و حیا اور شجاع تمام
تاریخون مین ہے شہرتِ خلفائے راشدین

لرزان تھے مثل بید کے سب اون سے اسقدر
کفار پر تھی ہیبتِ خلفائے راشدین

شاہانِ روزگار کا دم بند ہو گیا
ٹھیرے نہ پیش حضرتِ خلفائے راشدین

اسرار آج دین کی جتنی روشنی
یہ ساری ہے بدولتِ خلفائے راشدین

در مدح سیدنا امامین حسنین رضی اللہ تعالےٰ عنہما

گل گلزار ولایت ہین جنابِ حسنین رض
آلِ سلطانِ رسالت ہین جنابِ حسنین رض

سرو بستانِ سیادت ہین جنابِ حسنین رض
رونق شانِ امامت ہین جنابِ حسنین رض

ثمرِ باغ شہادت ہین جنابِ حسنین رض
زینتِ گلشنِ جنت ہین جنابِ حسنین رض

شمسِ افلاک شرافت ہین جنابِ حسنین رض
قمرِ اوج نجابت ہین جنابِ حسنین رض

گوہرِ بحرِ سخاوت ہین جنابِ حسنین رض
کانِ احسان و مروت ہین جنابِ حسنین رض

خضرِ شہراہِ شریعت ہین جنابِ حسنین رض
شمعِ منہاجِ طریقت ہین جنابِ حسنین رض

اون کے ہاتھون کو تکا کرتے تھے سب صوفی ۔ ساقیِ بادۂ وحدت ہین جنابِ حسنین

مومنون کیلئے فرحت ہین جنابِ حسنین ۔ منکرون کے لئے کلفت ہین جنابِ حسنین

ماحیِ کفر و ضلالت ہین جنابِ حسنین ۔ دشمنِ شرک و بدعت ہین جنابِ حسنین

عینِ زہرا کی جو قرۃ ہین جنابِ حسنین ۔ روحِ حیدر کی مسرت ہین جنابِ حسنین

راکبِ دوشِ پیمبر جو رہے بچپن مین ۔ کس قدر لائقِ عظمت ہین جنابِ حسنین

راحتِ قلبِ محمد ہین شہِ بطحے کو ۔ دونون محبوب بغایت ہین جنابِ حسنین

غور سے دیکھو تو تصویرِ نبی ہین دونون ۔ جدِ امجد ہی کی صورت ہین جنابِ حسنین

حشر مین نانا کی امت کیلئے دیکھنا کل ۔ مستعد بہرِ شفاعت ہین جنابِ حسنین

روحِ سبطین جو بن آتی ہے تجھسے اسرار
تجھپہ فرماتے عنایت ہین جنابِ حسنین

ہجرِ رسول مین مری کب چشم نم ہوئی ۔ کب دل مین فرقتِ شہِ والا کا غم نہین

بیتاب ہون مین روضۂ انور کی دید کا ۔ دم بھر بھی دل کو چین خدا کی قسم نہین

کیسے جلائے گی ہمین نارِ سقر بھلا ۔ کیا لوحِ دل پہ نامِ محمد رقم نہین

کافی درِ نبی کی گدائی ہے یا خدا ۔ کچھ غم نہین جو دولت و جاہ و حشم نہین

کس کس کا تیرا شکر خدایا ادا کرون ۔ کیا کیا تری عنایت و لطف و کرم نہین

نوشیروان و قیصر و دارا کا کیا وجود ۔ کس کا سرِ نیاز ترے آگے خم نہین

مانا یہ ہمنے گلشنِ فردوس خوب ہے ۔ پر دشت بھی مدینے کا جنت سے کم نہین

ہرگز نہین وہ رحمتِ رضوانِ حق کا اہل ۔ جس بے خرد کو حبِ شفیع الامم نہین

پہونچا نہین مدینے مین افسوس اب تلک

اسرار حق کو اسکے سوا کوئی غم نہین

بہ عشق مصطفےٰ دل شاد ہون مین
اگرچہ گو بظاہر برباد ہون مین +

ہوا ہے جب سے تیرا دھیان مجھکو
ہوا و حرص سے آزاد ہون مین

بلالو مجھکو اے رشکِ مسیحا
تمہارے ہجر مین ناشاد ہون مین

ہوا ہون عاشق روے محمد
سزاوارِ مبارکباد ہون مین

بڑھایا خاکساری نے یہ رتبہ
خدا کی اک عجب ایجاد ہون مین

نظر مین منکرین شاہِ دین کے
بسانِ نقطۂ ایزاد ہون مین

پتہ ملتا نہین اسرار اپنا
خدا جانے کہان آباد ہون مین

کرتا ہون یہ دعا مین خدا کی جناب مین
مجھکو دکھا جمالِ محمد کو خواب مین

جلوہ ہے قدرتی رخِ انور مین آپ کے
ویسی چمک کہان ہے مہ و آفتاب مین

للہ جلد چہرۂ زیبا دکھایئے +
اپنے غلام سے ہو بھلا کیا حجاب مین

مداحِ مصطفےٰ ہون نکیرین سنتے ہو +
بحث عبث ہے مجھسے سوال و جواب مین

دل مانتا نہین ہے بلا نعت ورنہ کیا
کچھ وصف کم ہے آپ کا امّ الکتاب مین

شام و سحر ہے زلفِ نبی کا مجھے خیال
مدت گذر گئی ہے اسی پیچ و تاب مین

اسرار محو نعت نبی جو کوئی ہوا
ممتاز ہو گیا وہ خدا کی جناب مین

پیشِ نگاہ روے محمد ہے خواب مین
جلوہ خدا کا دیکھ رہا ہون نقاب مین

لکھی غزل جو وصف رسالتمآب مین +
غل مرحبا کا ہونے لگا شیخ و شاب مین

پردہ اوٹھایئے رخ روشن دکھایئے
بیچین دل ہے جان پھنسی ہی عذاب مین

آزاد مین جہان کی گرفتاریون سے ہون
دل پھنس گیا ہے الفت زلف جناب مین

تصویر مصطفٰے ہے مرے دلمین جلوہ گر
آتا ہے آفتاب نظر آفتاب مین

مستونسے آنکے پوچھتے ہین زاہدان خشک
کیا کیفیت ہے عشق نبی کی شراب مین

اے دل ٹہر کہ تجھکو بھی لیجاؤنگا وہان
مین اور چھوڑدون گا تجھے اضطراب مین

دعوے برابری کا جو عارض سے آنکے ہو
مانند ماہ داغ پڑے آفتاب مین

روئے رسول پاک سے نسبت ہی اسکو کیا
دھبہ لگا ہوا ہے رخ ماہتاب مین

مقبول مصطفٰے جو ہی مقبول حق ہے وہ
معتوب مصطفٰے ہے خدا کے عتاب مین

آتا نہین ہے بے سبب آنکھون مین نیند کا
پیارے رسول آئین گے اسرار خواب مین

شیفتہ ہون جس کا مین وہ دلربا ملتا نہین
رحمۃ للعالمین نور خدا ملتا نہین ہے

یہ نہین ممکن جو دیوین غیر کو دل مین جگہ
ہمکو اللہ و نبی کے یہانسے کیا ملتا نہین

کب بلا امداد آسکتا ہون تیرے در تلک
کوئی صورت یون تو کوئی راستہ ملتا نہین

ڈھونڈھ ڈالا سب زمانہ مین نے یا ختم الرسل
آپ کا ثانی جہان مین دوسرا ملتا نہین

جیسی دلچسپی ہے ذکر مصطفٰے سے قلب کو
دوسری باتون مین ہرگز وہ مزا ملتا نہین

اچھون کے ساتھی تو سب ہین پر بُرونکو جو نبھائے
ایسا آقا جز محمد مصطفٰے ملتا نہین

یہان کیا اسرار فارغ دہان دیا باغ نعیم
آپ کے مداح کو کس جا صلا ملتا نہین

وہ معدن لطف وعطا ماہ لقا یہی تو ہین
وہ بادشاہ دوجہان صلّ علیٰ یہی تو ہین

وہ رونق ہر دوسرا وہ قلبِ مومن کی ضیا
وہ خاصۂ ربّ العلیٰ شانِ خدا یہ ہی تو ہین

وہ سیّدِ والا حسب وہ سرورِ عالی نسب
طٰہٰ و یٰسین کا لقب جنکو ملا یہ ہی تو ہین

عرشِ برین کے وہ سبب فرشِ زمین کے وہ سبب
آدم ہوئے جنکے سبب وہ مصطفےٰ یہ ہی تو ہین

جو رحمۃٌ للعالمین جو ہین شفیع المذنبین
جو خاص ہونگے یوم دین عقدہ کشا یہ ہی تو ہین

جو مالکِ جنت بھی ہین اور قاسمِ نعمت بھی ہین
جو ساقیِ کوثر بھی ہین وہ ذو العطا یہ ہی تو ہین

احمدؐ محمدؐ حامدؐ و محمودؐ و محبوبِ خدا
شمس الضحیٰ بدر الدجےٰ وہ پُرضیا یہ ہی تو ہین

توریت مین انجیل مین آئیکی تھی جنکی خبر
وہ فارقلیطِ خوش سیر وہ مجتبےٰ یہ ہی تو ہین

جنکا تھا چرچا ہر گھڑی وردِ لبِ حور و پری
اسرار وہ ختم الرسل نور الہدےٰ یہ ہی تو ہین

نبی کا جہان نقشِ پا دیکھتے ہین
وہان قلب پگھلا ہوا دیکھتے ہین

مہک باغِ یثرب کی آئی کدہر سے
کہ ہم غنچۂ دل کھلا دیکھتے ہین

مریضانِ فرقت کو ہوتی ہے صحت
ترے در کو دار الشفا دیکھتے ہین

ورِ شہ پہ ابتک نہ لیجا کے ڈالا
نہ زور دن پہ آہِ رسا دیکھتے ہین

تصدق کرین کیون نہ ہم جان و دلکو
محمدؐ میں ہم شانِ خدا دیکھتے ہین

نہین تابِ وصفِ جمالِ محمدؐ
کہ قرآن مین ہل اُتےٰ دیکھتے ہین

مداراتِ دنیا پہ کیا دل لگائین +
بجز ذاتِ حق سب فنا دیکھتے ہین

حسد سے کوئی شاذ و نادر ہے خالی
شب و روز یہ ماجرا دیکھتے ہین

توکّل پہ اسرار اپنا قدم ہے
جو اہلِ توحق رو نما دیکھتے ہین

مری آہِ رسا کا گر اثر ہووے تو مین جانون
مدینے کی طرف میرا سفر ہووے تو مین جانون

بہت بیتاب رہتا ہون بہجرِ احمدِ مرسل
شبِ فرقت خداوندا سحر ہووے تو مین جانون

رہا کرتا ہے یون تو شوقِ اکثر نعتِ احمد کا
کبھی اپنا مدینے مین گذر ہووے تو مین جانون

رخِ روشن سے جو پردہ اوٹھا دو آمنہ تابان
اگر نادم نہ پہر شمس و قمر ہووے تو مین جانون

حضورِ خسروِ عالم مرا اظہار ہوجاوے
تری تاثیر اے سوزِ جگر ہووے تو مین جانون

ملک جن و بشر حور و پری کی کیا حقیقت ہے
مقابل تیری صورت کے اگر ہووے تو مین جانون

اگرچہ شاد رہتا ہون یہان اسرار مین ہر دم
میسر حشر مین فتح و ظفر ہووے تو مین جانون

مچا افلاک پر غوغا رسول اللہ آتے ہین
خوشی کے نعرے تھے ہر جا رسول اللہ آتے ہین

برائے خدمتِ عالی حضورِ احمدِ مرسل
ملک ہر ایک حاضر تھا رسول اللہ آتے ہین

ہوئے تشریف فرما عرش پر جب سرورِ عالم
خوشی کے مارے بیخود تھا رسول اللہ آتے ہین

شبِ معراج رضوان کو ہوا یہ حکم خالق کا
صفا کر باغِ جنت کا رسول اللہ آتے ہین

گلِ مقصد کھلا اپنا کہا آدم نے خوش ہوکر
پئے تعظیم اوٹھو جا رسول اللہ آتے ہین

وفورِ شوق سے گایا ترانہ آمد آمد کا +
سنا حورون نے جب مژدہ رسول اللہ آتے ہین

کسی دن خواب ہی مین یہ صدا اسرار دے کوئی
کہ اوٹھو جلدی کھڑا ہو جا رسول اللہ آتے ہین

ہوگئی تاثیر آہِ عندلیبانِ چمن +
زرد ہین خوفِ خزان سے نونہالانِ چمن

گاہ آبادی پسند اور گاہ بربادی پسند
یہ تلون کی نہین بھاتی ہمین آنِ چمن +

کھبہ رہا ہے صحنِ گلزارِ مدینہ قلب مین
دہیان مین پہر خاک کچھ آئے مری شانِ چمن

کون سادہ نے نوا آیا ہے گلشن مین دلا — ہین جو گھوڑون پر ہوا کے نے نوازانِ چمن
مہمانی بلبلون کی ہو رہی ہے چار سو — ان دنون کچھ بچھ رہا ہے اے گلو خوانِ چمن
تازہ یان گلزار مین یا پھر بہار آنے کو ہے — ڈالیون پر ہر طرف خندان ہین مرغانِ چمن

کون مست آیا ہے پھر سیرا ے امیرِ حق
جھومتے پھرتے ہین نشے مین جوانانِ چمن

تری زلفون کا شیدا ہون کہان جاؤن کدہر ڈہونڈون
پریشان ہون پریشان ہون کدہر جاؤن کدہر ڈہونڈون
صبا گر ہو ترا جانا مدینے مین تو یون کہنا
قدیمی تیرا عاشق ہون کہان جاؤن کدہر ڈہونڈون
تصور ہے مجھے تیرے جمالِ عالم آرا کا
تری رنگت ہے گونا گون کہان جاؤن کدہر ڈہونڈون
بلا لیجئے مدینے اب مجھے بہرِ خدا جلدی
تڑپتا ہے دلِ محزون کہان جاؤن کدہر ڈہونڈون
نقاب اب روئے روشن سے اوٹھا کر اے مہِ تابان
دکھا دیجئے رخِ گلگون کہان جاؤن کدہر ڈہونڈون
کہون کیا حال اپنا اے شہِ ہر دو سرا تم سے
شبِ فرقت تڑپتا ہون کہان جاؤن کدہر ڈہونڈون
مین ہون اسیر بے زر اور بے پر کیا کرون صورت
مدینے کس طرح پہونچون کہان جاؤن کدہر ڈہونڈون

تمہارا نام سے لیکر دل اپنا شاد کرتے ہین — ہم اس اوجڑی ہوئی بستی کو یون آباد کرتے ہین
رضائے مصطفیٰ کو حق تعالیٰ کی رضا سمجھو — ہے فرمان خدا جو مصطفیٰ ارشاد کرتے ہین
محمد کی محبت سے رسائی لامکان تک ہے — بیان معرفت ایدل یہی اوستاد کرتے ہین
جمال یار او نہین کے دیکھنے مین آتا ہی آخر — جو شب کو جاگتے ہین اور دل سے یاد کرتے ہین
خلاف حکم حق جو مشغلہ جن کا ہے باطل ہے — وہ اپنی عمر کو بیفائدہ برباد کرتے ہین +
ترے افضال بیحد کا زبان سے شکر کرتے ہین — تمہے نام مقدس کو دلون مین یاد کرتے ہین
بفضل حق وہی ہین ناخدائے کشتی امت — وہی کونین مین سبکی دلا امداد کرتے ہین +
ذبیح اللہ نے واللہ ثابت کر دکھایا یہ — کہ ہان مولا پہ قربان اپنی یون اولاد کرتے ہین

نہین اسرار کچھ چون و چرا مولی کے کامو نمین
خیالات ایسے دعن لوگون کو برباد کرتے ہین

نشان معرفت کا جو پائے ہوئے ہین — وہ ہمیں دولت کمائے ہوئے ہین
مراد دل وہ ہی پائے ہوئے ہین — جو اللہ سے دل لگائے ہوئے ہین
جنہین جام وحدت میسر ہے تیرا — دوئی کو وہ بالکل بھلائے ہوئے ہین
ہین سیراب شاداب الفت مین تیری — چمن مین جو گل رنگ لائے ہوئے ہین
جو منکر ہین فرمان لاتقنطوا سے — وہ دائم الم دل پہ کھائے ہوئے ہین
دیار محبت مین ہم اپنے دل کو — خدا جانے کس جا گمائے ہوئے ہین
جو غواص ہین بحر معنی کے وہ کچھ — نشان حقیقت کو پائے ہوئے ہین
تری جستجو سے نہ ہرگز ٹلین گے — برابر قدم ہم جمائے ہوئے ہین
نہین ہم کو پرواہ ظل ہما کی — کہ سب کچھ ترے گھر سے پائے ہوئے ہین

ہین پابند حرص و ہوا فی الحقیقت
جو دنیا مین دل کو پہنسائے ہوئے ہین

نظر رحم کی ہو خداوند عالم
ترے در پہ ناچار آئے ہوئے ہین

بچا نفس و شیطان کے دہوکو نسے یارب
بہت دونون کے ہم ستائے ہوئے ہین

پہرتن کیسے اسرار قالوا بلیٰ سے
ازل مین زبان ہار آئے ہوئے ہین

ردیف واو

فخر امم شفیع گنہگاران تمہین تو ہو
دونون جہان مین سرور ذیشان تمہین تو ہو

نشو و نما ہے آپ کے فیض بہار سے
پہولون مین انتخاب گلستان تمہین تو ہو

حق نے طلب کیا تمہین کس کر و فر کیساتہ
بیشک شب برات کے مہمان تمہین تو ہو

ضو آپ ہی کے نور کی پھیلی ہے چار سو
بزم جہان کے شمع شبستان تمہین تو ہو

مطلوب حق کو آپ کی ہر وقت ہے رضا
معشوق اور عاشق رحمان تمہین تو ہو

عطر و گلاب مین یہ مہک آپ ہی کی ہی
اور تازگی سنبل و ریحان تمہین تو ہو

ڈنکا ہے چار سمت تمہارے ہی دین کا
پڑہتے ہین جس کا کلمہ مسلمان تمہین تو ہو

جس ذات سے ازل سے ابد تک ہین فیضیاب
آدم سے تا بہ عیسی دوران تمہین تو ہو

ہر وقت ہے خیال عبادت مین آپ کا
اسرار حق کی رونق ایمان تمہین تو ہو

مظہر کمال حسن کے حقا تمہین تو ہو
دنیا و دین مین آیت مولا تمہین تو ہو

کرتی ہے جس کا خلق تماشا تمہین تو ہو
میرے غریب دل کی تمنا تمہین تو ہو

تم سے بہار حسن گل نودمیدہ ہے
بستان دہر کے چمن آرا تمہین تو ہو

ہوگا تمہین سے اس دل وارفتہ کا علاج
ثانی تمہارا حسن مین کوئی ہوا نہ ہو
روشن تمہارے جلوہ سے سارا جہان ہے

نہ جو نوانا ہیں کے مسیحا تمہین تو ہو
فردوس کی برات کے دولہا تمہین تو ہو
عالم کی چار حد مین ہر اک جا تمہین تو ہو

الفت کا جام کیجیے اسرار کو عطا
ہان ساقی شراب طہورا تمہین تو ہو

رسول مکرم حبیب خدا ہو
کسی سمت سے یا خدا یہ صدا ہو
خدایا کیا تو نے احمد کی امت
ہون سب مشکلین آپکی دارین مین حل
محمد نبی کا بدل مدح خوان ہون
تمنا ہے جب مین مرون تو زبان پر
ترا جوش الفت نہ دل مین رکھے جو
برا ہون بھلا ہون مگر ہون تمہارا

شفیع دو عالم شہ انبیا ہو
محمد بلاتے ہین چل اوٹھ کھڑا ہو
ترا شکر کس طرح مجھسے ادا ہو
کہ جس کی مدد پر شہ دوسرا ہو
الٰہی مجھے باغ جنت عطا ہو
کبھی یا خدا ہو کبھی مصطفے ہو
برا ہو برا ہو برا ہو برا ہو
برائے خدا میرے مولا نبا ہو

مین اسرار مدحت سرائے نبی ہون
نہ کیون لب پہ ہر وقت صلی علی ہو

عشق اللہ نے احمد کا جو بخشا مجھکو
گلشن دہر مین ہر پھول کے نظارہ سے
یا نبی خواب مین دکھلا دے مجھے اپنا جمال
شوق طیبہ مین تپان ہے دل بیتاب مرا

شکر ہے اوس کا کہ دوزخ سے بچایا مجھکو
تیری قدرت نے کیا محو تماشا مجھکو
آپ کی راہ لقا کی ہے تمنا مجھکو
جلد دکھلائے مدینہ مرا مولا مجھکو

ہے سبب مجھکو پریشانی نہین ہے ایدل
اندنون آپکی زلفون کا ہے سودا مجھکو

نار دوزخ کا نہین خوف کچھ انشاءاللہ
حشر مین آپ کا اک بس ہے اشارا مجھکو

سخت نادم ہون گناہون سے مین اسرار الحق
یا نبی دام مصیبت سے چھوڑانا مجھکو

شہِ دوسرا آب کوثر پلادو +
مری تشنگی کو خدارا بجھادو

خیال آئے دل مین نہ غیرون کا ہرگز
اگر آپ وحدت کا نقشا جمادو

گنہگار ڈھونڈھینگے محشر مین کہکر
کہان ہین پیارے محمد بتادو

مرے دلپہ ہے زنگ عصیان کا دہبہ
اسے ابرِ رحمت سے شاہا مٹادو

تسلی دلِ زار کی میرے ہووے
خدارا کوئی نعتِ احمد سنادو

بفرطِ محبت لکھی ہے یہ مین نے
صلہ اس غزل کا حبیبِ خدا دو

اوٹھے خواب غفلت سے اسرار حضرت
جو تم بخت خفتہ کو اُس کے جگادو

امام الانبیا ہو پیشوا ہو
ظہورِ قدرتِ ربِ العلی ہو +

شہا تم معدنِ لطف و عطا ہو
حبیبِ خاص و محبوبِ خدا ہو

نہ کیونکر قصرِ جنت پھر عطا ہو
شفاعت گر مری روزِ جزا ہو

اوسے کیا خواہشِ ظلِ ہما ہو
کہ جسکے حال پر فضل آپ کا ہو

نہ کیون وارا سے رتبے مین سوا ہو
درِ احمد کا جو اے دل گدا ہو +

لقب کیا کیا خدا نے تم کو بخشے
محمد مصطفیٰ ہو مجتبیٰ ہو

نہ پہونچون منزلِ مقصود پر کیون
کہ جب عشقِ محمد رہنما ہو

نہ ہوگا شکوۂ تقدیر ہرگز
رضا پر ہین خدا کے جو رضا ہو

نہین اسرار پہر اوس کا ٹھکانا
اطاعت سے جو حضرت کی پہرا ہو

رحمتِ دوسرا ہے اِلّا ہُو
گوہرِ بے بہا ہے اِلّا ہُو

باب مقصد کھلا ہے اِلّا ہُو
غنچۂ دل کھلا ہے اِلّا ہُو

سِرِّ اخفیٰ اسی کو کہتے ہین +
دل مرا کہہ رہا ہے اِلّا ہُو +

ہے وہ رحمت سے بیگمان عاری
جسکے دل سے جدا ہے اِلّا ہُو

کیون نہ دل سے ہو دور دورنگی
نقش دل پر ہوا ہے اِلّا ہُو

کیسے عظمت نہو مرے دل مین
عرش پر بھی لکھا ہے اِلّا ہُو

حبِ محبوب ہر دو عالم مین
اپنی ہر دم صدا ہے اِلّا ہُو

کیون نہ اعلیٰ خیال ہو اپنا
وردِ لب ہوگیا ہے اِلّا ہُو

اِس کو دل سے پڑہون نکیون ہر دم
ہر مرض کی دوا ہے اِلّا ہُو +

باغِ عالم مین ظاہر و معنے
مصطفےٰ نے پڑھا ہے اِلّا ہُو

خوب اچھی غزل لکھی اسرار
فکر کیسا رسا ہے اِلّا ہُو

سزاوار ہے حمد اوس کبریا کو
کیا جسنے یون قائم ارض و سما کو

جسے چاہے دم مین توانائی بخشے
ہے سب طرح قدرت توانا خدا کو

اوسے آشکارا ہے سرِّ نہانی
وہ جانے ہے ہر شخص کی مدعا کو

فقط آدمی ہی نہین بلکہ ہر شے .
ادا کرتے ہین رب کی حمد و ثنا کو

کھلے اوسپہ اسرار ابواب رحمت
تہ دل سے جسنے کہ مانا خدا کو +

نہین ہے ذرا دخل چون وچرا کو ۔ خودی اور خدائی ہے زیبا خدا کو
بلندی وپستی کا خالق وہی ہے ۔ اوسی نے کیا پیدا عقل رسا کو
نکیون دونون عالم مین وہ سرخرو ہو ۔ جو حاصل کرے دل سے حق کی رضا کو
اری اے زبان حمد سے تر رہا کر ۔ ہے بیکار یہ پان حقہ تما کو
تصور کیا جس گھڑی مین نے تیرا ۔ ہوئی کامیابی وہین مدعا کو
ہین امراض الفت مین اسرار مخفی ۔ نہین جانتا ہون مین ہرگز شفا کو
اطاعت سے کیسے کرون سرکشی مین ۔ کہ بھولا نہین ہون مین قالوا بلی کو
فنا کو سمجھتے ہین دار الشفا ہم + ۔ کہ ہے راہ پوشیدہ اُس مین بقا کو
بدلتا مین رہتا ہون فرقت کے نسخے ۔ دعا سے دوا کو دوا سے دعا کو
تجسس ہے بیجا تفکر ہے ناحق ۔ ہے اپنے ہی تن مین جو دیکھو خدا کو

ہے اسرار کحل البصر فی الحقیقت
نبی کی کہین ڈھونڈ ہے خاک پا کو

جس ناک نے کہ سونگھی ہو شاہ زمن کی بو ۔ بھاتی نہین ہے اُسکو گل نسترن کی بو
خوشبوئے زلف شاہ سے جو دل ہو باغ باغ ۔ کیا خوش کرے دماغ کو اُسکے چمن کی بو
خاک مدینہ رکھتی ہے بوئے گل گلاب ۔ آتی ہے ذرہ ذرہ سے وہان کے دلہن کی بو
طیبہ کی مٹی غیرت اکسیر نقرہ ہے ۔ زنگی ملے تو آنے لگے سیمتن کی بو +
ہے کوچہ کوچہ شہر مدینہ کا رشک خلد ۔ آتی ہے ہر بشر سے وہان گلبدن کی بو

پٹین وہ آرہی ہین مزارِ رسول سے ۔ ہے گرد جن کے سامنے مشکِ ختن کی بو
طیبہ کی وہ ہوا ہے جہان ہندیون کی بھی ۔ آتی ہے تلخ بات سے شیرین سخن کی بو
اخلاص سے درود جو پڑھتے ہین راتدن ۔ ہوجاتی مثل عطر ہے اونکے دہن کی بو

اصرار فضل حق سے ہے گر مدینے مین
بھولے سے بھی نہ بھولے اسے پھر وطن کی بو

جس کو نہ عشقِ حبِ رسالت مآب ہو ۔ یارب وہ دو جہان مین خانہ خراب ہو
جو پیرو محمدِ عالی جناب ہو ۔ کونین مین بفضل خدا کامیاب ہو
ہون اونکے عاشقون پہ عنایات حق مدام ۔ اور آنکے دشمنون پہ خدا کا عتاب ہو
بھٹکین نہ راہ راست سے ہرگز وہ جنکی یان ۔ رہبر حدیث و فقہ ہو ام الکتاب ہو
عادی ہو جو خلوص سے ذکر رسول کا ۔ جلد اوسپہ شرح صدر کا مفتوح باب ہو
جو سچے عاشقین محمد ہین اون کو کیا ۔ روزِ جزا کا خوف حساب و کتاب ہو
غم اون کو حشر کا نہ نکیرین و قبر کا ۔ شیطان نہ اون کو دینے مین جل کامیاب ہو
فوراً وہ کیمیائے شفا پھانک جاؤن مین ۔ خاکِ قدم نبی کی اگر دستیاب ہو
جسم نبی کا ڈالین گر اک قطرۂ عرق ۔ غیرت سے پانی پانی یہ مشک و گلاب ہو
آئے اگر پسینۂ حضرت کی اک لپٹ ۔ اوس بوئے خوش سے مست ہر اک شیخ و شاب ہو
کلیان مہک رہی ہین مدینے کی سونگھ لے ۔ مومن جو خوش نصیب وہان باریاب ہو
اللہ نے نبی کے مدارج کئے بلند ۔ حاسد شقی جلے کوئی جلکر کباب ہو
چرچا یونہین رہے گا خدا کے حبیب کا ۔ دوزخ مین جائے جسکو نہ سننے کی تاب ہو
حضرت کی ہجو سے جو جلے اوس کو یا خدا ۔ سخت اوسکو اِس جہان مین ہی اول عذاب ہو

اسرار حق کی تجھ سے دعا ہے یہ یا مجیب
حاصل اسے نبی کی حضوری شتاب ہو

مومنو ذکر رسول عربی مین آؤ ؛ داخل رحمت خلاق جہان ہو جاؤ
وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَک کا کرشمہ دیکھو ؛ غور اس آیت قرآن پہ ذرا فرماؤ
عظمت سرور عالم تمہین ہو گی معلوم ؛ اس مین تشریف جو تم شوق دلی سے لاؤ
سر کے بل آپ بھی سب دوستو آؤ بخلوص ؛ دیگر اصحاب احباب کو بھی ہمراہ لاؤ
اور آکر سنو احکام خدا و احمد ؛ اپنے اعمالون پہ بھی غور کرو شرماؤ
سنکے محبوب الٰہی کی محبت کا بیان ؛ آتش عشق نبی تیز کرو بھڑکاؤ
یہ وہ آتش ہے کہ گر قلب مین گھر کر جائے ؛ باغ فردوس کی پھر تازہ ہوائین کھاؤ
ذکر اللہ و نبی کا ہے صلہ رب کی رضا ؛ اس سے پہونچیگی مرادون کے کنارے ناؤ
ہان رسول عربی ہون گے قیامت مین شفیع ؛ اون کے پیرو تو بنو پھر مت گھبراؤ ؛
بخشدے گا تمہین خلاق دو عالم بیشک ؛ سنکے گر ذکر نبی آپ پہ قربان جاؤ
آخر اس خواب تغافل کی کوئی حد بھی ہے ؛ کب تلک چیخین پکارین علمار بتلاؤ
اچھا سوتے رہو مت مانو اجل سر پر ہے ؛ خود ہی ہو جائے گا معلوم یکایک بہاؤ
رحم فرمائے خدا مجھپہ بھی اور آپ بھی سب ؛ صدقہ احمد کا ہوا باغ جنان کی کھاؤ
کہو آمین پڑھو روح محمدؐ پہ درود ؛ ہان اجابت کا یونہین کھلتا ہے در کھٹکاؤ

عرض پھر آپ سے کرتا ہے یہ اسرار الحق
وعظ کو دوستو سنکر کے عمل فرماؤ

ردیف ہائے ہوز

تری حمد مجھسے ہو کیا ادا تری شان جلّ جلالہٗ
مری کیا مجال یہ کبریا تری شان جلّ جلالہٗ

تو نہیں سمائے خیال مین کسی طرز اور کسی حال مین
ترا مثل ہے نہ کوئی ہوا تری شان جلّ جلالہٗ

ترا نام راحتِ جان ہے سببِ سکون و امان ہی
ترا ذکر کیون نہ کرون خدا تری شان جلّ جلالہٗ

ترا وصف کیا ہو زبان سے تو بری ہی وہم و گمان سے
کرون کیا بیان ترا ماجرا تری شان جلّ جلالہٗ

تری حکمتین بھی عجیب ہین تری قدرتین بھی غریب ہیں
نہین دخل فہم و قیاس کا تری شان جلّ جلالہٗ

نہ قلم مین قوت و زور ہے نہ دماغ و دل کو یہ غور ہی
تری کیسے پھر ہو رقم ثنا تری شان جلّ جلالہٗ

ٹری میر حق کو امید ہے کہ گناہ اُسکے تو بخشدے
یہ ہے تیرا بندۂ پُر خطا تری شان جلّ جلالہٗ

پیارا ذکر ترا لآ اِلٰہَ اِلاّ اللہ	مرے بدن مین رچا لآ اِلٰہَ اِلاّ اللہ
جنان کا راہ نما لآ اِلٰہَ اِلاّ اللہ	مُضئ نورِ خدا لآ اِلٰہَ اِلاّ اللہ
ہزارون کوس پرے بھاگتی ہی نار جحیم	جو ایک دفعہ پڑھا لآ اِلٰہَ اِلاّ اللہ
مجال کیا اوسے شیطان لعین دھوکا دے	کہ جس کا ورد ہوا لآ اِلٰہَ اِلاّ اللہ

مرے کلیجے کی ٹھنڈک ہے میری راحتِ جان	ہے میرے دل مین بسا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه
جو مومنین ہین صادق قسم خدا کی او نہین	نہین ہے چین بلا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

حیات و نزع مین حق سے دعا ہے اے اسرؔ
رہے وظیفہ مرا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

گیا گزر دن با آہ و زاری آلٰہی توبہ
کٹے گی کیونکر یہ رات بھاری آلٰہی توبہ
خدا و احمد کی کچہ اطاعت نہو سکی ہیسے درحقیقت
گئی یہ برباد عمر ساری آلٰہی توبہ
زمانہ آیا ہے تنگ مجہسے مین رو رہا ہون وہ کہہ رہا ہی
رہے گی کب تک یہ اشکباری آلٰہی توبہ
اوٹھا سکون گا مین کس طرحسے عبور ہوگا یہانسے کیسے
کہ بار عصیان ہے سر پہ بھاری آلٰہی توبہ
بجز ترے فضل کے خدایا نہین ہی اپنا کہین سہارا
بچانا دوزخسے ربِ باری آلٰہی توبہ
توہی ہے ستار میرے مولیٰ طفیل محبوب لاج رکہنا
نہووے محشر مین شرمساری آلٰہی توبہ
توخوب واقف ہی یا آلٰہی نہین ہی تجہسے تو کچہ بھی مخفی
ہے میری بیحد گناہگاری آلٰہی توبہ +
رہے سدا محو خواب غفلت ہمیشہ مخمور کبر و نخوت

نہ بندگی کی نہ انکساری آلٰہی توبہ ٭

بروزِ محشر پدر نہ مادر بجز خدا و رسول داور
کوئی کرے گا نہ غمگساری آلٰہی توبہ آلٰہی توبہ

نجات دے گا خدائے برتر تمہین بھی اسرار روزِ محشر
مگر یہ رکھو زبان پہ جاری آلٰہی توبہ آلٰہی توبہ

در فضیلت و تاکید روزہ رمضان شریف

فرض حق نے کیا رمضان کا ہمیشہ روزہ
چاہیے رکھیے مسلمان برابر روزہ

جسطرح حج و زکوٰۃ اور ہوئی فرض نماز
ایسا ہی فرض ہے رمضان کا ہر ہر روزہ

سخت تاکید ہے اسکی بھی بقرآن و حدیث
پھر بھی رکھتے نہین رمضان مین اکثر روزہ

نعمتین حق کی بہت گیارہ مہینے تہوڑین
آیا جب ماہِ صیام اب بھی ہے دوبھر روزہ

امرا لیتے ہین اس ماہ مین اکثر جلاب
ڈھونڈھتے حیلہ ہین منڈھ جائے کہین سر روزہ

چھوٹتے حکم آلٰہی کے ہین یہ ہمت ہار
ہوتے بیمار ہین یہ نام ہی سنکر روزہ

بچکے قہار سے آخر کو کہان جائین گے
تاک مین ان کی ہے صیاد اجل ہر روزہ

نہین لازم ہے اطبا کو کرین ان کا علاج
اور یہی کہدین رکھین آپ برابر روزہ

فاسدہ جتنی رطوبت ہے وہ جل جائیگی
تندرست آپکو کردے گا یہ از سر روزہ

فرض اللہ کا بھی سر سے اوتر جائے گا
اور گناہون سے بھی کردے گا مطہر روزہ

روزہ رکھنے کی فضیلت ہی بہت ہے حد سے فزون
پھر رکھئے خاص رضا حق کی سمجھکر روزہ

غیبت اور جھوٹ کی باتون سے ہو پرہیز انہین
ان خرافات سے ہوتا ہے مکدر روزہ

بلکہ جو حرکتین ایسی کرے اوس سے کہدے
مجھسے مت بولو مرے مونہہ کے ہے اندر روزہ

مومنون کے لئے خضرِ رہِ فردوس ہے اور
رویتُ اللہ کا مبشّر ہے مقرّر روزہ

اپنے ہی پاس رکھی جسکی جزا حق نے خاص
ایسے پایہ کی عبادت ہے یہ برتر روزہ

فضل اسرار پہ بھی تیرا ہو یارب ایسا
عمر بھر ہر رمضان کا ہو میسّر روزہ

مدح خاتون جنت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

لعل کانِ عفت عصمت ہیں جنابِ سیدہ رضہ
گوہرِ بحرِ نبوت ہین جنابِ سیدہ رضہ

دخترِ ختمِ رسالت ہین جنابِ سیدہ رضہ
بیگمِ شاہِ ولایت ہین جنابِ سیدہ رضہ

طیبہ ہین طاہرہ ہین ذاکرہ ہین شاکرہ
ماہ صورت مہرِ سیرت ہین جنابِ سیدہ رضہ

حور ہے بیٹی مری دنیا مین ہے قولِ نبی
اس قدر پاکیزہ طینت ہین جنابِ سیدہ رضہ

قانتہ ہین کاملہ ہین عابدہ ہین زاہدہ
اور نہایت ذی ریاضت ہین جنابِ سیدہ رضہ

وہ خدا و مصطفٰے کی عاشقہ بے انتہا
محوِ دریائے حقیقت ہین جنابِ سیدہ رضہ

مصطفٰے تعظیم فرماتے تھے جب جاتی تہین آپ
ایسی مقبولہ بحضرت ہین جنابِ سیدہ رضہ

ہان شفاعت کیلئے کل حشر کے دن مستعد
بہرِ مستوراتِ امت ہین جنابِ سیدہ رضہ

مختصر اسرار نے لکھے یہ اوصافِ بتول رضہ
ہان بہت شایانِ مدحت ہین جنابِ سیدہ

الٰہی نظر مجھکو آئے مدینہ
مرے باغِ دل کو کھلائے مدینہ

نہ بھولون وہ نقشہ خداوندِ عالم
مرے دل مین ایسا سمائے مدینہ

اثر آفتابِ نبوت کا دیکھو
ہے عرشِ برین پر ضیائے مدینہ

مجھے ایک جھونکے مین لیجا اوڑا کر
کسی روز پیاری ہوائے مدینہ

دل زار پہلو مین ہوتا ہے شادان
جب آتی ہے اسکو صدائے مدینہ

دعا ہے یہی وردِ لب اب ہمیشہ
کہ جلدی سے مولا دکھائے مدینہ

وہان جلوہ فرما ہین اسرار احمدؐ
نہ کیون رشکِ جنت ہو جائے مدینہ

در تاکید ادائے حج بیت اللہ شریف

ہے دولتمندون پر فرضِ آلٰہی حج بیت اللہ
تو لازم ہے او نہین سمجھین ضروری حج بیت اللہ

نہین ہے اعتبارِ زندگی غفلت نہین اچھی
بجائین حکمِ رب کر آئین جلدی حج بیت اللہ

یہ ثابت قول حبِ مال سے ہوتی ہے اکثر کو
نہین کرتے ہین بعض از جہتِ سستی حج بیت اللہ

بہت سے کہتے ہین بحری سفر سے ہمکو وحشت ہی
نہین اسواسطے ہم نے کیا جی حج بیت اللہ

جہازون مین بہت آتے ہین چکر دل دھڑکتا ہی
تو یون تو پھر بڑی مشکل ہی بھاری حج بیت اللہ

سنا یہ قول اکثر کا کہ بدوی مار دیتے ہین

کرے پھر کون اوٹھائے وقت اتنی حجِ بیت اللہ

مگر کم ہمتون کی سب بہانے بازیان ہین یہ
یہی سوچے کرے ہرگز نہ کوئی حج بیت اللہ

جنہین توفیق ہے باایںہمہ رغبت سے جاتے ہین
یہ کرتی ہر برس ہے اک خدائی حجِ بیت اللہ

بخیلون حیلہ سازون کی بھر باتون کو کیا کہیے
نصیب اون کو نہین تقدیر پھوٹی حجِ بیت اللہ

اگر دہڑکا ہے طوفان مین جہاز آیا تو ڈوبین گے
تو اس صورت شہادت کا ہے بانی حج بیت اللہ

علیٰ ہذا کسی بدوی ہی نے گر قتل کر ڈالا
دلائیگا شہادت حق سے تو بھی حج بیت اللہ

غرض ہے اِس سفر مین جسطرح بھی سمجھو خیریت
نہایت ہے سعادت کی نشانی حجِ بیت اللہ

بہانے بازیان پھران کی ساری پوچ ہی ٹھہرین
ہے بیشک اغنیا پر فرضِ قطعی حجِ بیت اللہ

یہ ساقط ہو نہین سکتا ہے ان کے سر سے ہان جبتک
نہو معقول کوئی عذر شرعی حج بیت اللہ +

حدیث مصطفےٰ ہے باوجودِ توشہ کامل
نہین جاتا ہے جو کرنے کو پھر بھی حجِ بیت اللہ

معاذ اللہ نصاری یا یہودی ہو کے مرجائے
کروا اے اہل زر بان اتو جلدی حج بیت اللہ
مجھے بھی اپنی رحمت سے نصیب اللہ فرمائے
دعا ہے رات دن اسرار حق کی حج بیت اللہ

ردیف یائ تحتانی

ہے پہلے حمد اُس خدائے واحد کی جو کہ خلاق اُنس و جان ہی
وہ ربِ عالم رحیم و رحمٰن مالکِ روزِ امتحان ہے
وہ رازقِ اہلِ خیر و طغیان جو اپنے بندون پہ مہربان ہی
وہ غافر الذنب عاصیان ہے وہ راحمِ زار و ناتوان ہی
وہ عالم الغیب سرِ نہان تمام عالم کا رازدان ہے
فلک کے اوپر زمین کے نیچے عیان ہی اور سپر جو کچھ نہان ہی
تمہارے قلبون مین جو وساوس خیال و خطرات ہین گزرتے
ہین علم الغیب و اخفٰ اون سے نہ اسمین کچھ جائے این و آن ہے
وہ ذات لاریب وحدہ ہی نہ اُسکا ند ہے کوئی کفو ہے
نہ اس مین کچھ جائے گفتگو ہی کہ مثل شمس اظہر و عیان ہی
عزیز و اکبر جلیل و اعظم رفیع و اعلیٰ مجید و اکرم
تو ہی ہے شاہنشہ دو عالم تو ہی تو معبودِ بندگان ہے
تجھی کو بس خاص ہے عبادت تجھی سے درکار ہی اعانت
چلا وہ رہ ہمکو جسپہ راہی گل اہل ایمان کا کاروان ہی

ادا کرین شکر تیرا باری عباد ناچیز کس زبان سے
کہ ہمپہ انعام اور احسان تیرا بیحد و بیکران ہے
ہزار شکر اے خدائے عالم کہ تو نے ہمکو بنا کے آدم
کیا ہمین اوس نبی کی امت جو خاتمِ جملہ مرسلان ہی
وہ کون محبوب ربِ اکبر حبیب داور شفیع محشر
قسیم کوثر رسول برتر کہ جس کا ہمسر کوئی کہان ہے
ثنائے خیر البشر کرون مین کب اِسکے قابل مری زبان ہی
وہ شان ہے انکی جنکا مصحف مین مدحگر خالقِ جہان ہی
وہ ہمکو حق سے ملانے والا خدا کی باتین بتانے والا
طریق خوبی دکھانے والا کہ جو رہِ گلشن جنان ہی
کلام باری سنانے والا عذابِ رب سے ڈرانیوالا
بشارت اوس گھر کی لانیوالا خدا کی مرضی کا جو مکان ہی
ہمین نہ بھولیگا تا قیامت ہمین کیا یاد وقتِ رحلت
نصیب ہو ہمکو اسکی الفت یہ التجا حق سے ہر زبان ہی
اوسی کی جانکاہ کوششون کا ہے آج پیشِ نظر نتیجہ
جو سارے ملکِ عرب مین ہند اور چین و ماچین مین عیان ہے
لگا کے مشرق سے تا بمغرب اڑا وہ اسلام کا پھریرہ
کہ یکش بٹے تین آج دنیا مرے پیمبر کی مدح خوان ہی
وہ جس نے تائیدِ رب پہ پورا بھروسہ کرکے کیا یہ دعویٰ

کہ جتنبا جر گہ ہے مشرکون کا یہ جان ہے اوسکا کیا گمان ہے

اگرچہ رکھدینگے دونون ہاتھون پہ میرے شمس و قمر کے کرہے

نہ باز آؤنگا پر مین اوس سے جو کام کرنا مجھے یہان ہے

رسولِ حق نے بفضلِ قادر دکھایا وہ کام کرکے آخر

ہے جس سے حق چار سمت ظاہر مقرر توحید اک جہان ہے

دونون کو مخلوق کے ملایا سبق تمدن کا پڑھ سنایا

جہان مین جو تفرقہ پڑا تھا مٹا دیا اوسکو نا گمان ہے

اوسی کے عشاق جمع ہین یہان یہ جتنے حاضر ہین اہل ایمان

بلاشک اس محفلِ مبارک پہ حق کی رحمت کا سایبان ہے

فضائل اور معجزات اون کے کہان تلک ہم بیان کرینگے

خدا ہی واقف ہے یار و اُس سے جو سرورِ دین کی عز و شان ہے

نمونہ قدرتِ خدا تھا وجود باجود مصطفیٰ کا

کہ غیر اقوام کے قلم تک سے جنکی مدح و ثنا عیان ہے

نبی کی طاعت مین سانس آوے نبی کی الفت مین دم یہ نکلے

مجیب دعوات یہ ہی تجھسے دعائے اسیر خستہ جان ہے

شمیمِ خلد کو لیکر صبا جنت سے آئی ہے	معطر ہے گلی کوچہ خوشی ہر جا پہ چھائی ہے
زمین سے عالمِ بالا تلک ہے نور کا عالم	کسی نے ذکر آنحضرت کی کیا محفل سجائی ہے
سمجھ لیجئے اوسنے دونون جہان کی ملکگی شاہی	جسے حاصل رسولِ پاک کے در کی گدائی ہے
تمہارا نام یا حضرت نکیون ورد زبان رکھون	کہ ذکرِ نامِ عالی سے مرے دلکی صفائی ہے

وہ کب خاطر مین لاسکتا ہی ان خوبان فانی کو
جو محبوب خدا کے روئے انور کا فدائی ہے

درودین صدق دل سے مصطفےٰ پر راتدن بھیجو
یہ درگاہ نبی کی خاص ترکیبِ رسائی ہے

جو مومن متبع سنت کا ہو وہ حق کا پیارا ہی
ادا ہر کام مین جسکو رسولِ حق کی بھائی ہی

عجب پُر حکمت و خوبی سب احکام شریعت ہین
جو عامل انکا ہی کونین مین اوس کی بھلائی ہے

طریقت اور حقیقت معرفت کے راستے سارے
اوسے ملجاتے ہین جو شرعِ احمد کا فدائی ہی

ذخیرہ ہو بتوفیقِ خدا اعمال خالص کا
پس مردن نہ اس سے دوسری بڑھکر کمائی ہے

مجھے تو پیروی اسرار اوسی کی پیاری لگتی ہے
صحابہ تابعین نے جو نبی سے راہ پائی ہے

دیوانہ بنایا تھا صفاتِ نبوی نے
فرزانہ و ہشیار کیا عشق نبی نے

آگاہ کیا سرِ خفی سے ہمین کیا کیا
اوستاد ازل حضرتِ امی لقبی نے

مین ہند مین رہتا نہین اے اہل مدینہ
مجبور کیا ہائے غم بے سببی نے

سرگرم ثنائے دہنِ پاک نبی ہون
پہونچا دیا کوثر پہ مری تشنہ لبی نے

سرشار ہون جام مئے توحید سے اے شیخ
تسنیم کے چھینٹے دئے ہین آلِ نبی نے

انگشت شہادت سوئے افلاک اوٹھاکر
دو ٹکڑے کیا ماہ کو مہرِ عربی نے

فی النار کیا خرمنِ ہستیٔ عدو کو
اوس مہر کی اک برق نگاہ غضبی نے

ان عتبہ و شیبہ و ابوجہل کو دیکھو
کیا گندہ جہنم کا کیا بے ادبی نے

اور حضرت شیخینؓ کو عثمانؓ و علےؓ کو
کیا رتبہ دیا عشقِ رسولِ عربی نے

کفار مسلمان ہوئے اسرار ہزارون
اعجاز دکھائے وہ شہ بو العجبی نے

گر یہ خواہش ہے کہ تسخیر دو عالم کیجئے / بیٹھکر گوشہ مین یاد رب اکرم کیجئے
مدحت خیر الوریٰ مین دل کو خورم کیجئے / رحمت خالق سے اپنا کام ولب نم کیجئے
کعبۂ مقصود پھر کیون کر نہووے جلوہ گر / بہر طاعت پیش حق گردن اگر خم کیجئے
جبکہ ہین حامی محمد مصطفےٰ کونین مین / دین اور دنیا کا پھر کسواسطے غم کیجئے
شافع محشر کی امت مین ہمین پیدا کیا / شکر اے اللہ تیرا کیون نہ ہر دم کیجئے
درد عشق مصطفےٰ مین مضطرب ہی جان کی / بہر تسکین سورۂ اخلاص ہی دم کیجئے
خواب مین اپنا جمال پاک دکھلا کر حضور / نار دوزخ سے خدارا ہمکو بے غم کیجئے
کم نہین آئینہ و جام جہان سے اپنا دل / کیا غرض پھر منت اسکندر و جم کیجئے

کب بجز خالق کسی کو یان بقا اسؔر رہی
عالم فانی مین پھر کیا دل کو خورم کیجئے

شاہد مضمون نو کی جلوہ افزائی ہوئی / جبکہ نعت مصطفےٰ کی بزم آرائی ہوئی
پھر زبان چلتی ہے مدح شاہ طیبہ کیلئے / تیغ پھر میدان مین چمکاتے ہین چمکائی ہوئی
اے نسیم باغ یثرب میری جانب بھی گزر / ہے کلی دل کی سموم غم سے مرجھائی ہوئی
یون رخ محبوب پر زلفون کا عالم دیکھئے / جسطرح ہو باغ پر کالی گھٹا چھائی ہوئی
دولت دیدار سے تا حال مالامال ہون / گو مری حسرت دلی ماضی تمنائی ہوئی
دھو گیا ابر کرم سے دفتر عصیان تمام / عاصیون پر جب تمہاری لطف فرمائی ہوئی
مٹ گئے نقش قدم پر آپکے دونون جہان / دیدۂ احول مین گویا شکل یکتائی ہوئی

دولت دنیا سے کچھ مطلب نہین اسؔر کو
ہے متاع حسن احمد اوسکے ہاتھ آئی ہوئی

غریق بحر عصیان ہون و فور شرمساری ہے
روان ہین اشک غم یا سبحہ کی دانہ شماری ہے

اطاعت کچھ نہ کی حق کی سراپا جرم و عصیان ہون
یہ کردار او سپہ اُسکے فضل کی امیدواری ہے

خبر آنے کی اوڑی ہے جو اُس باغ نبوت کی
چمن مین آج اترائی ہوئی باد بہاری ہے

زبس ہم میکشانِ بادۂ وحدت ہین اے رندو
پسندِ ساقی کوثر ہماری بادہ خواری ہے

عطا الفت ہوئی حق کی مقام معرفت پایا
وہ الطافِ حبیب پاک ہین اور فضلِ باری ہے

حبیبِ حق ازل سے احمدِ مختار ہین سب کے
خدا کے حکم سے حکم اُنکا بھی عالم مین جاری ہے

رہو اسرارِ حق ثابت قدم تم عشقِ احمد مین
نہ چھوٹے دامنِ حضرت اِسی مین رستگاری ہے

جی مین ہے اب خدا خدا کیجے
بیٹھے بہلائے اور کیا کیجے

مالک الملک ہے وہی اپنا
غیر سے کیسے التجا کیجے

حق کی خوشنودی کی ہے یہ تدبیر
اُس کے احکام کو ادا کیجے

ہے اگر آرزوئے وصلِ نبی +
اون کے عشاق سے ملا کیجے

دم جو گھبرائے دامِ عصیان مین
نعتِ خیر الورے پڑھا کیجے

صورتِ آشنا ہو تا ظاہر
مثل آئینہ دل صفا کیجے +

جائے خالی نہ کوئی دم اسرار
اِس قدر یادِ حق کیا کیجے

یہان پر آئے تھے تنہا وہان سے
وہان جاتے ہین پر ارمان یہان سے

کبھی پورا ہمارا مدعا ہو
تمنا ہے خدائے مہربان سے

تعلق جو رکھے اوس آستان سے
غرض رکھے وہ کیا باغِ جنان سے

ثنائے زلفِ احمد کب ہو ممکن
دماغ ایسا بھلا لاؤں کہاں سے

نہیں پوشیدہ اوس سے چیز کوئی
خدا واقف ہے ہر رازِ نہاں سے

دمِ آخر خدا سے ہے تمنّا +
رواں ہو کلمہ طیّب زباں سے

غزل اسرار تمنے کیا لکھی ہے
صدائے مرحبا ہے آسماں سے

گلِ رخسارِ احمدؐ کی ثنا ہے +
غزل کیا ہے کہ دُرِّ بے بہا ہے

وہی ہے خاص محبوبِ دو عالم
لقب جسکا حبیبِ کبریا ہے

نہیں اس میں سرِمو فرق ہرگز
رضائے حق محمدؐ کی رضا ہے +

ثنا خوانِ محمدؐ جنتی ہیں +
ملائک سے یہی آتی صدا ہے

مسیحا سے کوئی پوچھے یہ جاکے
مریضِ عشقِ احمدؐ کی دوا ہے

چٹاوے منعو یثرب کو جلدی
کہ خاکِ نقشِ احمدؐ کیمیا ہے

درِ پاکِ جنابِ فخرِ عالم
مریضِ ہجر کو دار الشفا ہے

نکر جوشِ جنون اتنا تغافل
کہ سودائے نبی سر میں بھرا ہے

جنابِ حضرتِ صدیقِ اکبرؓ
نبی کا خاص یارِ باوفا ہے

دوم حضرت عمرؓ یارِ محمدؐ
کہ راہِ حق کا بیشک رہنما ہے

سوم عثمانؓ ذی النورین اجود
جو بیکس کے لئے حاجت روا ہے

چہارم شیرِ یزداں شاہِ مرداں
علیؓ مرتضےٰ مشکلکشا ہے

جو کوئی دوست ان چاروں کو رکھے
وہ مومن مستحق فردوس کا ہے

اوراں سے بغض جو رکھتے ذرا بھی
تو وہ مردود کندہ نار کا ہے

بروز حشر اسے آسرا مجہہ کو
انہین چارون کا پورا آسرا ہے

چل اوٹھہ یثرب مین چل اس سر زمین سے — صدا آئے الٰہی یہ کہین سے
مجھے کافی ہے صحرائے مدینہ — نہین پروا کچہہ خلد برین سے
صبا میری طرف سے دست بستہ — یہ کرنا عرض جا کر شاہِ دین سے
بلا لو اپنی خدمت مین خدارا — بہت ہی تنگ ہون اس سر زمین سے

یہ سب آسرا صدقہ ہے نبی کا
ہوا دنیا مین تو ممتاز دین سے

زبان پر ہر اک کے یہی گفتگو ہے — خداوند جلوہ ترا سو بسو ہے
مشامِ محبت مین تیری ہی بُو ہے — مرے دل کے اندر بسا تو ہی تو ہی
نہین وسعتِ غیر ارض و سما مین — ازل سے ابد تک فقط ایک تو ہی
چمن مین جو دیکھا تو چرچا ہے تیرا — لب برگ پر تیری ہی گفتگو ہے
ہر اک رنگِ قدرت مین ڈوبا ہوا ہی — ترانہ تری حمد کا کو بکو ہے
نہین تیرے جلوے سے خالی کوئی جا — بہارِ گلِ گلستان سو بسو ہے
کہان پھر رہا ہے کدہر جا رہا ہے — وہ تجہہ مین ہی جسکی تجھے جستجو ہے
مدینے کی گلیون کی مین خاک چھانون — الٰہی مرے دل کی یہ آرزو ہے

بھلا کن امیدون پہ آسرا شورش
حیاتِ فنا ایک تار رفو ہے

شفاعت کا مژدہ سنایا خدا نے — محمدؐ کو شادان بنایا خدا نے +

رسولِ مکرم کو عرشِ بریں تک — بڑی خاطروں سے بلایا خدا نے
طفیلِ محمدؐ حبیبِ دو عالم — ہدایت کا رستہ بتایا خدا نے
ہوا ہوش زن جبکہ دریائے رحمت — گناہوں کا دفتر بہایا خدا نے
بزندانِ عصیان گرفتار تھا مین — بچایا مجھے مصطفےٰ یا خدا نے
ریاضِ مدینہ کا اپنے کرم سے — مرے دل مین نقشہ جمایا خدا نے

رہون کیون نہ آسیؔ مستِ رہِ ہر دم
کہ جامِ محبت پلایا خدا نے +

بالیقین موردِ الطافِ خدا ہوتا ہے — جو دل و جان سے محمدؐ پہ فدا ہوتا ہی
مجھپہ جب لطف ترا ربِّ علیؐ ہوتا ہے + — دشمنِ جان بھی پھر دوست مرا ہوتا ہے
خاکِ کوئے درِ جانان کی اوڑا کر لادے — کیا بگاڑا اس مین ترا بادِ صبا ہوتا ہے
مین گنہگارِ قدیمی ہون وہ ہے ربِ غفور — دیکھو محشر مین بھی کیا لطف و مزا ہوتا ہی
اے رسولِ دو جہان لیجے للّٰہ خبر — آپ کا عاشق جانباز فنا ہوتا ہے
مین تو مداحِ پیمبر ہون نکیرین سنو — خوب سا مجھکو ڈرایا کرو کیا ہوتا ہے

اس مین مجبور ہے اسیرؔ زمانہ سارا
آگے آتا ہے وہی جو کہ لکھا ہوتا ہی

سنگِ ہجران سے ہمارا یا نبی — شیشۂ دل ہے دو پارا یا نبی
وہ جمالِ دلربا صلِّ علےٰ — مجھکو دکھلا دو خدارا یا نبی
کون ہے حامی مرا کونین مین — آپ ہی کا ہے سہارا یا نبی
دیکھہ دن گر مین لبِ جان بخش کو — زندگی پا دن دوبارہ یا نبی

ہے خورش ہجران مین میری رنج وغم
آرزو ہے روبرو میرے رہے
یاد مین اوس مصحفِ رخسار کے
ہوگیا میرا الفضلِ کبریا

دردِ دل کا ہے یہ چارا یانبی
روضۂ انور تمہارا یانبی +
پڑھتا ہون قرآن کا پارا یانبی
باغِ جنت پر اجارا یانبی

بالیقین اسؔرار آئے سر کے بل
آپ کا گر ہوا اشارا یانبی +

سلطان دین کا ہون ثناخوان قدیم سے
حضرت سے پوچھیے صفتِ ربِّ ذوالمنن
ہین کس قدر نکات محمدؐ کے میم مین
آسان مجھکو ہوگا نکیرین کا جواب
بیمارِ ہجرِ احمدِ مرسل کو بالیقین +
فخرِ جہان کے وصف مین لکھی ہی یہ غزل

مولا بچائے گا مجھے نارِ جحیم سے
اور شانِ احمدی کو خدائے علیم سے
پوچھو کسی یہ عالم صوفی فہیم سے
امت مین مصطفٰے کے ہون فضلِ رحیم سے
ہرگز شفا نہ ہوگی علاجِ حکیم سے
ہر شعر کیون فزون نہو درِّ یتیم سے

محشر مین ہو نجات طفیلِ رسولِ حق
اسؔرار التجا ہے یہ ربِ کریم سے

تمھاری یانبی شفقت جو آگے تھی سو اب بھی ہی
مگر مجھ زار کی غفلت جو آگے تھی سو اب بھی ہی

خدائے پاک کی رحمت جو آگے تھی سو اب بھی ہی
گناہون کی مگر کثرت جو آگے تھی سو اب بھی ہے

ہوئے پیدا وہ اول سب کے اور آخر ہوئے ظاہر

رسول اللہ کی عظمت جو آگے تھی سو اب بھی ہی
کلام اللہ خود اوس کی صداقت پر ہوا نازل
ہمارے دین کی حجت جو آگے تھی سو اب بھی ہی
وہی جلوہ زمین پر ہے وہی ہے آسمانون پر
خداوندا تری قدرت جو آگے تھی سو اب بھی ہے
کسی کا دین حق پر ہے کسی کا دین باطل ہے
ہمارے دہر کی حالت جو آگے تھی سو اب بھی ہی
درودین پڑھ کے اسم پاک پر قربان جاتے ہین
یہ ساری آپ کی امت جو آگے تھی سو اب بھی ہی
کہین ہے وعظ کا جلسہ کہین میلاد کی محفل
نبی کے ذکر کی رفعت جو آگے تھی سو اب بھی ہی
طفیل مدح حضرت مین ہلو طوطی ہند اسرار
بفضل حق مری عزت جو آگے تھی سو اب بھی ہی

نہین ہے تاب کچھ طبع رسا کی
ثنا لکھون جو محبوب خدا کی
وہ آئے تیز اتنے لامکان سے
کہ زنجیر در اقدس ہلا کی
ہوا نازل کلام اللہ اون پر
یہ عالی شان ہے خیر الورا کی
در حق سے اجابت آرہی ہے
کشش دیکھے کوئی میری دعا کی
وسیلہ غیر کا اچھا نہین ہے
خوشامد کیون کرین باد صبا کی
مقدر مین جو ہو ہوتا ہے وہ ہی
نہین تقدیر کا ہرگز مین شاکی

مقام شکر ہے اسرار مجھہ کو
خدا نے دی محبت مصطفےٰ کی

نہ پوچھہ اے ہمنفس دلمین نہان اللہ ہی اللہ ہے
نہان اللہ ہی اللہ ہے عیان اللہ ہی اللہ ہی
یہ ادنےٰ ہے کرشمہ اُس کے دریائے حقیقت کا
ظہورِ جلوہ کون ومکان اللہ ہی اللہ ہے
ہین سارے مرجعِ فانی فقط اک ذاتِ حق باقی
خبر بھی ہے تجھے اے بے نشان اللہ ہی اللہ ہے
ہوالاوّل ہوالآخر ہوالظاہر ہوالباطن
دروغ اِس مین نہین ہے بیگمان اللہ ہی اللہ ہی
خدا ہے ہر جگہ اے دل نہین کوئی جگہ خالی
جہان دیکھا جدہر دیکھا وہان اللہ ہی اللہ ہی
وہی ہے قادرِ بیچون مقرر ذاتِ واحد ہے
کہ رزاقِ زمین وآسمان اللہ ہی اللہ ہے
چراغِ معرفت سے ہونکیون اسرار روشن دل
خدا کے فضل سے وردِ زبان اللہ ہی اللہ ہی

غل تہا دنیا مین رسولِ انس وجان آینکو ہی
جسکی توریت وزبور انجیل دیتی ہین خبر
باغبانِ عالمین نے دی بشارت غیب سے

آجکل مین سرورِ کون ومکان آینکو ہے
دہوم تھی وہ بادشاہِ مرسلان آینکو ہی
اِس جہان مین نو بہارِ گلستان آینکو ہی

سب سے اول نور پیدا جسکا خالق نے کیا — آج وہ پیغمبر آخر زمان آنے کو ہے
دی یہ عیسیٰ نے خبر موسیٰ کو باصد خرمی — لو مبارک احمدؐ ذی عز و شان آنیکو ہے
عاصیونکی جسکے باعث حشر مین ہوگی نجات — آج وہ ذاتِ شفیعِ مذنبان آنے کو ہے
سخت بیتابی سے جسکی کر رہے تھے انتظار — آمد آمد کا ابھی پیر و جوان آنے کو ہے
ذکر ہان کر کرکے جسکا حور و غلمان شادمین — وہ سرورِ قلب و جانِ مومنان آنیکو ہے
خلد کے در اور قبون پر لکھا ہے جسکا نام — نورِ حق وہ رونقِ باغِ جنان آنے کو ہے
سرورِ ذی شان کی مدحت سے دلِ غمناک مین — دین و دنیا کی مسرت بیگمان آنے کو ہے

بڑہتی جاتی ہے خوشی میلاد مین اسرؔ کی
ہو رہی تعظیمِ سلطانِ جہان آنیکو ہے

حضرتِ خیر الوریٰ صلِ علیٰ پیدا ہوئے — سرورِ ہر دو سرا صلِ علیٰ پیدا ہوئے
جلوۂ نورِ خدا صلِ علیٰ پیدا ہوئے — معدنِ لطف و عطا صلِ علیٰ پیدا ہوئے
جسکے باعث سب جہان کی زینت آرائی ہوئی — وہ جمالِ دلربا صلِ علیٰ پیدا ہوئے
اہلِ دنیا کو سرورِ بیکران ہے اور خوشی — وہ حبیبِ کبریا صلِ علیٰ پیدا ہوئے
ہوگئی عصیان شعارون کے دلونکو تقویت — شافعِ روزِ جزا صلِ علیٰ پیدا ہوئے
دولتِ کونین حاصل ہوگئی ہر ایک کو — مقصدِ شاہ و گدا صلِ علیٰ پیدا ہوئے
کفر کی ظلمت مٹی عالم منور ہوگیا — جبکہ وہ شمس الہدےٰ صلِ علیٰ پیدا ہوئے
شرک کا اندھیر کھاتہ پارہ پارہ ہوگیا — جبکہ وہ بدر الدجےٰ صلِ علیٰ پیدا ہوئے
مکہ سے بصرہ تلک کے ہوگئے روشن مکان — واہ کیا شمس الضحےٰ صلِ علیٰ پیدا ہوئے
رحمت و برکت ہدایت حق کی آئی دہر مین — میرے آنحضرت بھی کیا صلِ علیٰ پیدا ہوئے

صدقے اور قربان ہو سب دیکھیے ہی شیخ و شاب — جبکہ محبوب خدا صلی علے پیدا ہوئے

باعث چودہ طبق وہ کاشف اسرار حق
مصطفیٰ و مجتبےٰ صلِ علی پیدا ہوئے

تری شکل جس دن سے دل مین جمی ہے — مٹانا اب مجھے اپنا نقش خودی ہے
یہ طالب کو حرص طلب تونے دی ہے — ترے عشق مین متبدی منتہی ہے
وہان کچھ نہین کام چون وچرا کا — کہ ذات اوس کی وہم وگمان سے بری ہے
جلائے نہ برق خزان نخل دل کو — کہ اس مین خدایا تری لو لگی ہے +
گناہون پہ یون ناز کرتے ہین ہر دم — شفیع مکرم ہمارا نبی ہے +
مجھے تو ہی دکھتا ہے ہر شے مین ہر سو — یہ عالم مری نظرون مین آرسی ہے
عطا کر مجھے بھی محبت نبی کی + — ترے گھر مین کس شے کی یارب کمی ہے
جو ہے عین اطلاق تقیید تیری — ہم آغوشی مین تجھسے پہلو تہی ہے

یقیناً ہے اسکا مقبول حق ہے
جسے دل سے عشق جناب نبی ہے

عیان ہے وہ تجھپر جو سر خفی ہے — تجھے علم سب ظاہری باطنی ہے +
وہ دل نور رحمت سے روشن ہی ہر دم — لگن جسکے دل مین خدا کی لگی ہے
تو خلاق عالم ہے رزاق مطلق — تو ہی غالب وذی الجلال وغنی ہے
ستارون سے یون رونق افلاک کو دی — خدایا عجب تیری کاریگری ہے
نہ تیرا شریک اور نہ ہے کوئی ہمسر — خدایا ہر اک بات سے تو بری ہے
بہار گل گلستان دو عالم — تری صنع قدرت کی ادنیٰ کلی ہے

حرم ہو دیا کوئی بتخانہ مسجد
کرے جسکو چاہے وہ ممتاز عالم

خدا کی ہر اک جا پہ جلوہ گری ہے
یہ اللہ کا فضل اور رہبری ہے

ہے ہر شی پہ اسرار فرمان اوسکا
دو عالم مین جتنی کہ خشکی تری ہے

شفیعِ عالم کی جسکو الفت ذرا بھی اے دل اگر نہین ہے
بُرا ہی حیوان سے بھی وہ کھونسٹ کبھی بھی مومن بشر نہین ہے

ہے عکس افشان جبینِ سرور جو خیرہ ہوتے ہین سارے اختر
حقیقتاً نور احمدی ہے فلک پہ روشن قمر نہین ہے

بیان ہو کیا حال شامِ ہجران جدا پلک سے پلک تھی گویا
گزاری جس جس طرح سے وہ شب کسی کو مطلق خبر نہین ہے

صفائی بیشک ہے آئینے مین مگر نہ جوہر ہین ذاتی اُسمین
شجر وہ بدتر ہے خار سے بھی کہ جسمین کچھ بھی ثمر نہین ہے

مسافرانِ رہِ عدم کا پتہ ملے گا بھلا کسی کو
کبھی جو گردِ قدم کو پہونچے صبا کا ہرگز گذر نہین ہے

نہین ہے حکمت سے کام خالی خدا کا اے دل یقین کر تو
ہے شوق غیب مین کوچہ گردی مرا یہ خالی سفر نہین ہے

جو عاشقِ خاصِ مصطفےٰ ہے نبی کے دلمین بھی اُسکی جا ہے
یہ کون کہتا ہے سچ ہے اسرار دل سے دلکو اثر نہین ہے

گھٹا گلزار کی مشاطہ باد بہاری ہے

محمدؐ مصطفےٰ کی آنے والی کیا سواری ہی

اگر سونگھین غزالانِ حرم تو چوکڑی بہر جائین
نبی کی زلف کی بو غیرتِ مشکِ تتاری ہی

سبک میزانِ محشر نے کیا ہے بارِ عصیان سے
مرے پلّے سے پلّہ دامنِ رحمت کا بھاری ہی

شگفتہ مثلِ غنچہ ہو گئی دم مین کلی دل کی
ہوائے دشتِ طیبہ بھی عجب بادِ بہاری ہے

مُحبِ مصطفےٰ محبوبِ خلاق و خلائق ہے
عدو کے آپ کی دونون جہان مین سخت خواری ہے

میری فریاد سنکر کیا عجب فرماتے ہون حضرت
کوئی آفت رسیدہ ہی یہ جس کی آہ و زاری ہے

فدا ہو کیون نہ دل اوس رحمتِ عالم پہ یون جسکی
عجب عاشق نوازی اور شانِ غمگساری ہے

وہ قانع ہون کسی کے آگے پہیلایا نہ ہاتھ اپنا
ازل سے دولتِ دنیا پہ مینے لات ماری ہی

نبِ حضرت کی الفت مین ہوئی اسرار یہ حالت
کہ اشکون کے عوض خونِ جگر آنکھون سے جاری ہی

دلکو نہین قرار ہے کیسی ہے مجھکو بیکلی گل ہین شگفتہ عندلیب تیری کہلین اب نصیب	لیجئے یا نبی خبر جان فراق مین چلی آئی بہار باغ مین پھولی پھلی ہر اک کلی

حق نے تمہین جمال وہ اپنے کرم سے ہی دیا
شہرہ تمہارے حسن کا کیون نہ اوڑہی گلی گلی

مین ہون غریب بینوا آپ کرم کرین ذرا
جلوہ دکھائین حق نما بہر حسینؓ اور علیؓ

عشق نبی ہی رچگیا قلب مین شکر کبریا
دنیوی ہر خیال کا روگ گیا بلا ٹلی

مقصد دل ہون سب حصول ہی یہ بہت بڑا اصول
پیش خدا کرو دعا راحت رہے دوپہر ڈہلی

ہے حق اپنے قلب کو حق سے ہی آس یوم مین
فخر امم کفیل ہین جبکہ پڑے گی کھلبلی

آپ ہین سید ابرار رسول عربی
آپ ہین احمد مختار رسول عربی

باغ جنت کی نہ رکھیگا وہ خواہش ہرگز
جو کہ ہے طالب دیدار رسول عربی

ہے تمنائے دلی خالق اکبر تجھسے
ہو میسر مجھے دیدار رسول عربی

بحر عصیان سے کنارہ پہ لگا دو کشتی
ہے گناہونسے گرانبار رسول عربی

بھولنا مت مجھے محشر مین خدارا دیسے
مین ہون اک بندۂ لاچار رسول عربی

جستجو جنکو ہے ہر وقت تمہاری شاہا
اون کو دنیا نہین درکار رسول عربی

ہجر احمد مین بہت قلب جو گھبراتا ہی
پڑھتا ہون نعتیہ اشعار رسول عربی

بار عصیان سے جو میزان کا ہو پلہ بھاری
اوسکو کردینگے سبکسار رسول عربی

مستحق جنت اعلیٰ کا وہ آخر رہوا
جو ہوا دل سے طلبگار رسول عربی

در شان حضرت معین الدین چشتی سلطان الہند غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

مرے خواجہ مرے دلبر معین الدین اجمیری
تمہین ہو ہند کے سرور معین الدین اجمیری

معین دین پیغمبر معین الدین اجمیری
صراط عشق کے رہبر معین الدین اجمیری

محب و خاصۂ اکبر معین الدین اجمیری
حبیب ساقی کوثر معین الدین اجمیری

شراب چشت پلوا کر معین الدین اجمیری
بنا دو عاشق داور معین الدین اجمیری

تماشہ ہائے گوناگون مین عالم بنے آنکھین ہین
دل شیدائی ہے مضطر معین الدین اجمیری

مشرف اب ہون خدمت سے تمہارے سوز فرقت سے
ہوا ہے خاک دل جلکر معین الدین اجمیری

وہان ہوتے ہین زندہ مردہ دل کیا جائے اقدس کے
تمہارا روضۂ انور معین الدین اجمیری

مشرف ہی تمامی ہند حضرت کی ولایت سے
تمہاری شان ہی برتر معین الدین اجمیری

توجہ کیجیے اسکر پر بھی وقت نازک ہے
پڑا پھرتا ہے یہ در در معین الدین اجمیری

سایہ افگن سر مخلوق ہے رحمت تیری
ہے بجا تیری عنایت کہ ہے خلقت تیری

اس قدر جائے نشین دل مین ہی الفت تیری
لب پہ رہتی ہے سدا میرے حکایت تیری

بڑے عاقل تری تعریف مین سرگردان ہین
کب بیان کر سکے نادان حقیقت تیری

تو ہی مسجود خلائق ہے حقیقی داور
دل لگا کر نکرون کیسے عبادت تیری

دونون عالم اوسے پرنور نظر آنے لگین
جسکو ملجائے خدا شمع ہدایت تیری

ہفت اقلیم کی خواہش نہین مطلق مولا
ہان مگر ہے مجھے درکار عنایت تیری

مین تو کرتا ہون سدا جرم تو کرتا ہے عطا
بندہ پرور ہے تو رحمت کی ہی عادت تیری

لطف سے بدلے گناہون کے عطا کر جنت
سب پہ مشہور ہے ایجان سخاوت تیری

دین و دنیا مین یہی باعث بہبودی ہی
دے وہ توفیق کہ کرتا رہون طاعت تیری

بیم شیطان لعین کا نہین مجھکو ہرگز
وقت آخر مجھے کافی ہے حفاظت تیری

دونون عالم مین یہ اکبرؔ مفتخر ہو جائے
اسکو حاصل ہو کسی طور سے قربت تیری

خیالِ یار کو کس کس طرح سے دل مین رکھا ہی — تسلی سے دلاسے سے بڑی مشکل مین رکھا ہی
نہ پسپا ہو قدم میرا صراطِ عشق سے یارب — کہ تیرا نام لیکر قدم منزل مین رکھا ہے
مین چھوڑون عشق احمد کیسے ان ندون کے کہنے سے — کہ مین نے مدتون مہمان اپنے دل مین رکھا ہی
ادہر تھی برقِ بیتابی اودہر تھا دردِ محبوبی — تماشا راتت کا سا اب کہان بسمل مین رکھا ہے
بسِ مردن مجھے ایدل سر پر خاک کافی ہی — کہ تخمیرِ عناصر قدرتی اس گل مین رکھا ہے
خدائی مثلِ مقناطیس اوسکی سمت کھنچتی ہی — اثر اللہ نے اپنے عجب مائل مین رکھا ہی

جسے کہتے ہین حق وہ حق پسندِ حق تعالی ہی
جو سچ مین لطف ہی اکبرؔ کب باطل مین رکھا ہی

اے حبیبِ کبریا فریاد ہے — اے شہِ ہر دوسرا فریاد ہے
ہجر مین سلطانِ عالم آپ کے — حالِ دل ابتر ہوا فریاد ہے
بخشدے اللہ اپنے فضل سے — رات دن صبح و مسا فریاد ہے
بارِ عصیان سے جھکا جاتا ہون مین — یا محمد مصطفےٰ فریاد ہے
آپکی فرقت مین لب پر جان ہے — اب خبر لیجئے ذرا فریاد ہے
نفس و شیطان کی پھنسا ہون دام مین — کیجئے اس سے رہا فریاد ہے

خاتمہ بالخیر ہو اکبرؔ کا
یا نبی کیجئے دعا فریاد ہے

نسیمِ بہار آکے جدہر چلی — کھلی حمد خالق سے دل کی کلی

مہ و مہر و ارض و فلک اور بشر
ہے تیری ہی قدرت کی صنعت گری

نہ ہمتا ہے تیرا نہ مانند ہے
بڑی شان ہے تیری ربِ غنی

ترے ذکر اقدس کے تسبیح خوان
ہمہ آدم و مرغ و حور و پری

تری کر سکے کوئی کیا ہمسری
ہر اک شئے سے ہے ذات تیری بری

توکل پہ جسنے جمایا قدم
وہی ہے حقیقت مردِ جری

رکھو وردِ لب اللہ اللہ سدا
اسی مین ہے اسرار بس بہتری

دیا حق نے وہ تم کو رتبہ نبی
کہ مثل آپ کا ہے نہ ہوگا کبھی

وہ دل نور رحمت سے روشن ہوا
لگن جسکے دل مین لگی آپ کی

تمہارا ہی ہے راج کونین مین
ملی حق سے وہ آپ کو سروری

دو عالم مین ہے آپ ہی کا ظہور
جو ہے چار جانب یہ خشکی تری

خدا نے تمہین کو کیا انتخاب
برائے خلائق ہے یہ رہبری

مہ و مہر و انجم چراغان مین
ہے سب آپ کے نور کی روشنی

وہ سمجھے ہین اسرار شانِ رسول
حقیقت سے ہے جنکو کچھ آگہی

اب ہمین کب ہرزہ گردی کو بکو درکار ہے
جب اوسے پایا تو کسکی جستجو درکار ہے

مطربِ خوش لہجہ کی صوفی کو ہے ناحق تلاش
مردِ کامل ہو تو اوسکو ایک ہو درکار ہے

شکل و صورت رنگ و بو کی ہے محبت بے ثبات
پختگیِ عشق کو خلقِ نکو درکار ہے

چار دیوارِ عناصر مین پتہ دیتے ہین سب
اب تصور تیرا مجھکو چار سو درکار ہے

کہدی قاصد میری جانب سی تو اتنی انکو بات	بالمشافہ مجھکو تم سے گفتگو درکار ہے
حاسدانہ درپئے آزار ہین ابنائے جنس	بیٹھے اک گوشہ مین جسکو آبرو درکار ہی
	نکہت گل اے نسیم صبح لیکر کیا کرین
	زلف احمد کی ہمین اسی ربو درکار ہی

مناجات آخری بدرگاہ قادر وغنی برای نصیب شدن حج بیت اللہ وزیارت مسجد ومزار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کبھی جلد مجھکو بھی یا خدا ہو نصیب کعبہ کی داخلی
بنون کاش زائر بیت حق تو ہو شاخ مطلب دل ہری
کبھی پھر کے طوف حرم کرون کبھی بوسہ سنگ سیہ کو دون
بڑے شوق سے اوسے چوم لون مجھے آرزو ہی بہت بڑی
کبھی تیرے در کے غلاف کو مین لگاؤن انکھونسے دمبدم
کہ سیاہی اسکی ہے بالیقین مری چشم قلب کی روشنی
صفا مروہ کا مجھے دوڑنا ہو نصیب جلدی سے ایخدا
کبھی آؤن مین عرفات مین کبھی مارون جمرہ پہ کنکری
جو فراغ حج سے نصیب ہو پڑے غل مدینے کو اب چلو
بلد نبی کا سفر کرو کہون کیا کہ کتنی ہو پھر خوشی
چلون پھر مین طیبہ کو سر کے بل مجھے اشتیاق مین ہو نہ کل
گنون ایک ایک گھڑی و پل بڑی سخت ہو جب مجھے کھلبلی

کہ کب آئے مسجد و روضۂ شہ دین نگاہ کے سامنے

پھر اچانک اک جو نظر اوٹھے تو ہو آگے گنبدِ اخضری

ہو ہو دلمین جوشِ سرور تب وہ قلم کے لکھنے مین آئے کب

یون ہی ہوتے ہوتے بفضلِ رب حرمِ نبی کی ہو حاضری

مین کرون دوگانۂ شکر ادا بجنابِ خالقِ دوسرا

پس آزان مزارِ نبی پہ آ ہو درود وردِ زبان مری ٭

بادب غلامون کی طرح سے مین کھڑا ہون آپکے سامنے ۔

رہین پھر صلوٰۃ و سلام کے مرے مشغلے وہان ہر گھڑی

ترا فضل مجھپہ مجیب ہو جو حج اس طرحسے نصیب ہو

پسِ مکہ شہرِ حبیب ہو ہے کمال درجے کا حج وہی

درِ مصطفےٰ کی تو حاضری پسِ حجِ کعبہ ہے لازمی

نہین اوسکو گنتا مین آدمی اوسے حاجی ہی نکہون کبھی

نہ ضروری جو کہ ہے جانتا پسِ کعبہ جانا مدینے کا

تو پھر حج تو ایک طرف رہا نہین اوس مین ایمان کی بو ذری

وے ہان ہو عذر کوئی قوی وہ ہو مانع بات ہی دوسری

نہ ز راہ سوئے عقیدتی کہ یہ ہے بری یہ روش بری

جسے دل سے عشقِ رسول ہے تو وہ سرِ حق نہ کبھی رکے

وہ چلے مدینے کو پھر چلے نہ ٹلائے بہتی ہو گر ندی

شکرگزاری مصنف بدرگاہ رب الارباب جل جلالہ باختتام خزینۃ الاسرار ومختصر اظہار موجب ترتیب کتاب

ہزار منت و شکر خدائے لیل و نہار — کہ ختم ہو گیا دیوان خزینۃ الاسرار

اوسی کی عون سے توفیق سے یہ کام ہوا — کہ جلد اول و جلد دوم ہوئین طیار

وگرنہ اپنی حقیقت ہے خود مجھے معلوم — کہ اک حقیر گنہگار عاجز و لاچار

خدائے قادر مطلق کا بندہ ہون ناچیز — نہ فاضل متبحر نہ متقی دین دار

نہ شاعری مین مجھے دم زنی ہی فخر کیا — نہ اعلی درجہ کا ہون کوئی ناظم و نثار

مگر یہ فضل خدائے علیم و دانا ہے — جو ہے بصدقہ سرکار احمد مختار

مذاق طبع ہے نعت رسول مدت سے — تو جمع ہوتے رہے ٹوٹے پھوٹے کچھ اشعار

زمان طالبعلمی تلک مین بھی یہ تھا — کہ وعظ کا کوئی موقع رہا جو اکثر بار

ہر ایک طرح کے اشعار کی پڑی حاجت — بیان وعظ مین دیتی ہے نظم چونکہ بہار

پس از فراغت اسباق بیٹھ جاتا تھا — ذرا سی فکر مین کر لیتا نظم تھا تیار

ذخیرہ ہو گیا ہر طرح کے مضامین کا — کبھی کبھی جو یہ ہوتا رہا تو آخر کار

خیال میرا نہ تھا یہ کتاب چھپواؤن — یہ سوچتا تھا کہ کیا دہر مین ہوا سکا شمار

ہین آج بیسیون دیوان بڑے اساتذہ کے — کہ جنکا شعر ہے ایک ایک گوہر شہوار

تو یہ خیال حقیقت مین ٹھیک تھا بالکل — نہ فکر عرصہ تلک طبع کی ہوئی زنہار

مگر بدرجہ غایت ہوا مین یون مجبور — کہ سامعین بیان کا بہت ہوا اصرار

خصوصاً اک مرے قلبی محب مخلص ہین — کہ مجھکو انسے او نہین مجھسے ہی نہایت پیار

وہ جنکا نام ہے خواجہ چراغ احمد شاہ ۔۔۔ وطن بھی آپ کا منگلور مشتہر ہے دیار
وہ بلبلِ چمنستانِ باغِ احمد ہین ۔۔۔ ہین مدح خوانِ جنابِ شفیعِ روزِ شمار
جو کو سکتے ہین کبھی وہ بلحنِ داؤدی + ۔۔۔ بیان وعظ مین مولد مین نعتیہ اشعار
تو اہلِ بزم پہ چھاتا ہے عالمِ سکتہ ۔۔۔ نظر بس آتے ہین پھر محبوبِ صغار و کبار
بہت سے اون مین ہین اوصاف ادا ایسکے سوا ۔۔۔ سلامت اونکو رکھے ربِ قادر و دادار
درحصل آپکی اس مین بہت ہوئی کوشش ۔۔۔ توجہ آپ دلاتے رہے مجھے ہر بار
کہ اہلِ دین ہین عرصہ سے سخت خواہشمند ۔۔۔ ضرور طبع ہون جلدی سے آپکے اشعار
یہ یادگار رہے گی سدا زمانے مین ۔۔۔ بہت مفید ہے یہ مشورہ نہین بیکار
پڑہین گے مرد و زن اسکو برغبتِ کلی ۔۔۔ دعا کرین گے تمامی بحضرتِ غفار
بہت سے بھٹکے ہوئے کیا عجب ہے راہ پہ آئین ۔۔۔ اسی بہانے خدا قلب اونکا دیگا سنوار
بھڑک اوٹھے جگر و دل مین نارِ عشقِ رسول ۔۔۔ جو اتنی بات ہو بس گیا ہے پھر بیڑا پار
غرض جب آپ نے کی ہو کے یون مصر تفہیم ۔۔۔ تو باوجود عدم فرصتی و کثرتِ کار
کلام جتنا پراگندہ تھا وہ جمع کیا ۔۔۔ یہ پہلی جلد ہے دیوان کی تھی وار
مسدسات و مخمس ہین جلد دویم مین ۔۔۔ سمجھ مین نام بھی آیا خزینۃ الاسرار
ہمایون ہے سنِ ہجری یہ تیرہ سو بتیس (١٣٣٢ھ) ۔۔۔ کہ اس مین دونون کتابین یہ ہو گئین طیار
امید ہے کہ خدا اور رسول فرمائین ۔۔۔ مرا قبول یہ ہدیہ تو کیا ہے پھر درکار
یہ اعلیٰ درجہ کا توشہ ہے آخرت کیلئے ۔۔۔ تلے گا نامۂ اعمال مین بروزِ شمار
الٰہی صدقے مین اپنے حبیبِ اکرم کے ۔۔۔ ہو پلہ نیکی کا محشر کے دن مرا پُر بار
رسولِ پاک کے ہمراہ جاؤن جنت مین ۔۔۔ وہان بھی وردِ زبان ہون درود کے اشعار

قدومِ سرورِ عالم پہ لوٹ لوٹ پڑون — جنان کے دولہا پہ ہو جاؤن بار بار نثار
پڑھین جو مرد و زن اخلاص سے مرادیوان — دعا ہے دے اونھین حق حبِ احمدِ مختار
یہ عرض میری ہے عُلمائے اہلِ سنت سے — کہ دیکھین میری کہ کاتب کی غلطیان دو چار
تو چشم پوشی سے اونکو درست فرمادین — کہ خالی سہو سے کوئی بشر نہین زنہار

درود پڑھتا ہے آخر مین روح حضرت پر
اور اون کے آلِ و صحابہ پہ خاکسار اسرار

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ

تمت بالخیر

کیوں لکھوں۔ سبحان اللہ کیا خدا پرستی ہے۔ محض ذات باری پر توکل کیا۔ اسی شب خواب
میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس سے نہایت خوش ہوئے
اور فرمایا کہ بیٹا حسنؓ! جب تجھے کوئی حاجت پیش آوے یا تنگدستی ہو اس دعا کو
پڑھ لیا کر۔ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے ایک ہفتہ بھی یہ دعا نہ پڑھی تھی کہ امیر معاویہؓ
نے بجائے ایک لاکھ درہم کے پندرہ لاکھ دراہم خدمت عالی میں بھیجے۔ یہ دعائے غم کو
تنگدستی اور قرض وغیرہ سے نجات ہونیکے لیے ازحد مفید ہے اور جو اس کی صدق
دل سے مداومت کرے گا۔ انشاء اللہ وہ ضرور غنی ہو جائے گا۔

دوسری دعا

اِلٰهِی اَحَدِی صَمَدِی مِنْ عِنْدِكَ مَدَدِی

یہ دعا ایک بزرگ عالم بے ریا۔ صوفی باصفا سے ملتان شریف میں ملی تھی جبکہ میں
انکی زیارت کیلئے حاضر ہوا تھا حضرت نے غایت اخلاق سے چلتے وقت ہدیۃً پیش
کی تھی۔ اور اسکے پڑھنے کی اجازت مع ترکیب یوں بخشی تھی کہ بعد ہر نماز کے صرف گیارہ
بار پڑھی جائے۔ اول و آخر تین تین بار درود شریف۔ جمیع حاجات دینی و دنیوی
کے لیئے مفید ہے۔ جو شخص اسکا ورد کیا کرے گا۔ انشاء اللہ کوئی کام اسکا اٹکا نہ
رہیگا۔ وہ کسی کا محتاج نہوگا۔

تیسری دعا

بزرگان دین نے اس کا بھی تجربہ کیا ہے کہ جو کوئی آیہ قُلِ اللّٰهُمَّ
مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ ... بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ تک بعد ہر نماز کے
پانچ مرتبہ پڑھا کرے گا۔ اسکا قرضہ اتر جائے گا۔ (دیکھو صفحہ ۴ ۔ شمائل)

چوتھی دعا

جس شخص کے اولاد نہ ہوتی ہو وہ بعد نماز عشاء کے آیہ رَبِّ لَا تَذَرْنِی فَرْدًا وَّ
اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ تین تسبیح مع اول وآخر تین تین بار درود شریف کے روزانہ
پڑھا کرے اور ربیع الاول شریف کے مہینے میں نوچندی جمعرات سے شروع کرے
انشاء اللہ صاحب اولاد ہوگا۔ یہ دعا حضرت زکریا علیہ السلام کی ہے نہایت مجرب ہے؀

پانچویں دعا

جس عورت کو دردزہ ہو باوضو یہ حروف لکھکر اُسکے داہنے ہاتھ پر رکھدے اور وہ
عورت اُنہیں غور سے دیکھے تو انشاء اللہ لڑکا جلد پیدا ہوگا۔ حروف یہ ہیں؀

ج ح خ ط ظ ق ق ی ک ل م

اشسم ہہہ اسوک ل و

چھٹی دعا

اسیطرح تھوڑے گڑ پر اکیس بار دم کرکے کھلاوے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا
وَحُقَّتْ ۝ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝ وَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَتَخَلَّتْ ۝ انشاء اللہ لڑکا جلد پیدا ہوگا

ساتویں دعا

اسیطرح جو عورت حمل اسقاط کردیتی ہو تو اُسکے قد کے برابر کُسم کے رنگ کا رنگا ہوا سات
تار کچے کا نو گرہ لگاوے اور ہر گرہ پر وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ
عَلَیْهِمْ وَلَا تَكُ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْكُرُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ
پڑھکر پھونکے پھر گنڈہ بناکر اُس عورت کو دے کہ کمر میں باندھے اللہ تعالیٰ اپنے کلام کی برکت سے اس عورت
کو اسقاط حمل سے محفوظ رکھیگا؀ یہ سات مفید چیزیں واسطے نفع خلائق کے لکھی گئیں؀

محمد ظہیر الحق عفا اللہ عنہ